اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

مشکوٰة

MONTHLY MISHKAT

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA
BHARAT

اس شمارہ میں خاص

- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں قبولیت احمدیت کے واقعات
- مؤمن کی فضیلت

جلد 7 | اگست 2024 - ظہور 1403 - محرم/صفر 1446 | شمارہ 08

حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خط لکھتے ہوئے بھدرک اڈیشہ کے خدام واطفال

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بنگائی گاؤں آسام پانی تقسیم کرتے ہوئے

15 اگست یوم آزادی کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ عثمان آباد

مجلس خدام الاحمدیہ کانپور غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے پیکٹ تیار کرتے ہوئے

صوبائی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ تلنگانہ میں شرکت کے لئے ضلع ورنگل ومحبوب نگر کے خدام واطفال

یوم آزادی کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ محمود آباد اڈیشہ

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یادگیر کرناٹک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مِشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہو سکتی“
(بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: شمیم احمد غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
اطہر احمد شمیم، سلیق احمد نایک،
ریحان احمد شیخ، سید سعید الدین

مینیجر
سید عبد الہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، نعیم احمد پاشا
مرشد احمد ڈار، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیّر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹ 220
بیرون ملک $ 150
قیمت فی پرچہ ₹ 20

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	3
خلاصہ خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 2024ء	4
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دور خلافت میں قبولیت احمدیت کے واقعات	9
مؤمن کی فضیلت	18
گوشۂ ادب	23
سائنس کی دنیا	23
بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 42)	24
Health & Fitness	28
فتاویٰ مصلح موعودؓ	29
Diary Dose	30
ملکی رپورٹس اور اطلاعات و اعلانات	32
بزم اطفال / Mishkat Archives	33
Summary of the Friday Sermon	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو مقصود بنائے بیٹھے ہوں

پیرس اولمپکس میں ہمارے دیش کی خاتون پہلوان ونیش پھوگات نے اس وقت تاریخ رقم کی جب انہوں نے سونے کے تمغے کے مقابلے کے لئے جگہ بنائی تھی۔ لیکن ۷ اگست کو ریسلر ونیش پھوگات کو صرف ۱۰۰ گرام وزن زیادہ ہونے کی وجہ سے فائینل مقابلہ کے لئے نااہل قرار دیا گیا۔ اس کے بعد خاتون ریسلر نے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا۔ ملک کی بیٹی نے لکھا کہ ”ماں، کشتی مجھ سے جیت گئی، میں ہار گئی، افسوس، تیرا خواب، میری ہمت، سب ٹوٹ گئے۔ میرے پاس اب اس سے زیادہ طاقت نہیں ہے۔ الوداع ریسلنگ ۲۰۰۱ء - ۲۰۲۴ء۔ میں آپ سب کی محبتوں کی ہمیشہ مقروض رہوں گی“

اس واقعہ سے ہمیں کافی سبق آموز باتیں سیکھنے کو مل سکتی ہیں۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی چیز کو پانے کے لئے اپنی طرف سے انتہا درجہ کی محنت ہونی چاہئے۔ اپنی تدبیروں اور سعی عمل میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔ اور پھر اس عمل میں تسلسل ہونا ضروری ہے جب تک کوئی حتمی اور من پسند نتائج برآمد نہ ہوں۔ ایک سنگ میل (Milestone) پانے کے لئے کچھ قوانین اور تقاضے ہوتے ہیں۔ کرکٹ میں اگر کوئی ۹۹ رنز بنالے تو یہ کہہ کر اسکے ریکارڈ میں سینچری نہیں لکھی جاسکتی کہ صرف ایک ہی رن کی تو کمی رہ گئی تھی۔ ہمارے خدام کو بھی چاہئے کہ محنت کے جملہ تقاضوں کو پورا کریں تب جاکے وہ کسی بھی کامیابی کے مستحق ٹھہر سکتے ہیں۔

بات چونکہ کشتی کی ہورہی ہے۔ اس کھیل میں چست شریر درکار ہوتا ہے۔ فربہی (obesity) یہاں کام نہیں آتی۔ اس لحاظ سے خدامِ احمدیت کے لئے یہ پیغام ہے کہ نوجوانوں کو کھیل اور ورزش کی طرف توجہ کرنی چاہئے اس سے وہ کافی حد تک آج کے دور کی خراب عادتوں سے محفوظ ہوجائیں گے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار نوجوانوں کو کھیل اور جسمانی ورزش کی طرف متوجہ فرمارہے ہیں اور اسکرین ٹائم کو کم سے کم کرنے کی طرف ترغیب دلا رہے ہیں۔

ظاہری فربہی (obesity) کے ساتھ ساتھ ہمیں باطنی فربہی کو بھی کم کرنا ہے یعنی اپنے اندر کی نفسانیت اور شیطانی وسوسوں کو کم کرنا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ ہمیں ان الفاظ میں تعلیم دیتے ہیں کہ :

”نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا... تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲-۱۳)

اپنے اندر اخلاقی اور روحانی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

”ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلِ اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں۔ اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے“۔ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۴۰ ایڈیشن ۱۹۸۵ء)

خدام احمدیت کو اپنے پیش نظر ہمیشہ اعلیٰ مطمح نظر ہونا چاہئے۔ کھیل کے میدان میں اولمپکس میں میڈل حاصل کرنا سب سے بڑی کامیابی سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نوبل انعام دنیا کا سب سے بڑا انعام شمار کیا جاتا ہے۔ کامیابی کے ان اعلیٰ نمونوں اور میدانوں کو ہمارے نوجوانوں کو ہمیشہ مطمح نظر بنانا۔

(نیاز احمد نایک)

قرآن کریم

وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَمَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ﴿۳۷﴾ (النساء:37)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس روز خدا تعالیٰ کے سایۂ عاطفت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہو گا، اُس روز جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ عاطفت میں لے گا، اُن میں وہ دو لوگ بھی شامل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مجھے عفو کا حکم ہوا ہے۔ اسلئے تم لڑائی سے بچو۔ (نسائی کتاب الجہاد باب وجوب الجہاد)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”۔ ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجالاوے اس سے کوئی اَور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدّعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلّف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکر گذاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۱، ۵۵۲)

امام وقت کی آواز

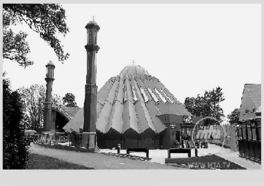

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اس خوبصورت تعلیم کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شرائط بیعت کی ایک بنیادی شرط قرار دیا ہے کہ میرے ساتھ منسلک ہونے کے بعد اپنی تمام تر طاقتوں اور نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نہ صرف ہمدردی کرو بلکہ ان کو فائدہ بھی پہنچاؤ۔ اس لئے اگر زلزلہ زدگان کی مدد کی ضرورت ہے تو احمدی آگے ہے۔ سیلاب زدگان کی مدد کی ضرورت ہے تو احمدی آگے ہے۔ بعض دفعہ تو ایسے مواقع بھی آئے کہ پانی کی تند و تیز دھاروں میں بہ کر احمدی نوجوانوں نے اپنی جانوں کو تو قربان کر دیا لیکن ڈوبتے ہوؤں کو کنارے پر پہنچا دیا۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷/اکتوبر ۲۰۰۳ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۲/دسمبر ۲۰۰۳ء)

خطبات وخطابات

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ برطانیہ 2024 کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس سے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ

دوسرے دن کی اس تقریر میں جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہوتا ہے۔ مَیں نے خلاصہ کے رنگ میں یہ رپورٹ تیار کروائی ہے، تفصیلی رپورٹ بعد میں چھپ جائے گی۔ بعض شعبے ہوسکتا ہے آج رہ بھی جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام شعبوں نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔

نئے ملک میں احمدیت کا نفوذ

نئے ملکوں میں احمدیت کے قائم ہونے کے متعلق جو رپورٹ ہے اس کے مطابق اس سال ایک نیا ملک 'تائیوان' احمدیت میں شامل ہوا ہے، یہاں احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح اُن ممالک کی کُل تعداد جہاں احمدیت قائم ہے اب ۲۱۴؍ ہوگئی ہے۔ تائیوان کے ایک مستند اسلامی سکالر بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اس سال انہوں نے وہاں ایک مختصر سا جلسہ سالانہ بھی منعقد کیا جہاں 12 لوکل تائیوان کے افراد سمیت 30 افراد نے شرکت کی۔

نئی جماعتوں کا قیام

پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں ۳۸۴؍ نئی جماعتوں کا قیام ہوا ہے۔ ۹۰۸؍ ایسے نئے مقامات ہیں جہاں جماعت باقاعدہ تو قائم نہیں ہوئی تاہم احمدیت کا پودا وہاں لگا ہے۔

مساجد و مشن ہاؤسز کا قیام

جماعت کو اللہ تعالیٰ کے حضور ۱۴۸؍ نئی مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے، ان میں سے ۱۰۶؍ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور بقیہ بنی بنائی مساجد ملی ہیں۔ مشن ہاؤسز میں ۱۱۷؍ کا اضافہ ہوا ہے۔

ایڈیشنل وکالت تصنیف یوکے

وکالت تصنیف یوکے کی رپورٹ کے مطابق نئی زبان لاطینی سپینش میں قرآن کریم کا پہلی مرتبہ ترجمہ طبع ہوا ہے۔ نئی زبان میں عبرانی ترجمہ قرآن اور فنش ترجمہ قرآن بھی شائع ہوا ہے۔ الحمدللہ جماعت کی طرف سے اب 78 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم تیار ہوچکے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سچائی کا اظہار، سناتن دھرم، سراجِ منیر، الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ، اربعین، ملفوظات جلد دوم (نصف آخر) نیز جلد ہفتم اور ہشتم کا انگریزی ترجمہ امسال شائع ہوا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی کتب اتحاد المسلمین، 'بانی سلسلہ احمدیہ کوئی نیا دین نہیں لائے' کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری کُتب انہوں نے شائع کی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی کتاب مرقاۃ الیقین کا عربی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب 'ملائکۃ اللہ' بنگلہ زبان میں ترجمہ ہوئی ہے، صداقتِ احمدیت انگریزی، نظامِ نَو ڈچ، دیباچہ تفسیر القرآن جرمن، ذکرِ الٰہی پولش، دس دلائل ہستی باری تعالیٰ سپینش، فضائل القرآن حصہ اوّل ہندی، تامل میں شائع ہوئی ہے۔ سیرت النبی ﷺ جلد پنجم اور ششم اردو زبان میں شائع ہوئی ہیں۔ فضائل قرآن، سیرت النبی ﷺ، خلافتِ راشدہ ٹرکش زبان میں شائع ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی کتابیں ہیں۔

اردو کتب کی رپورٹ یہ ہے کہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ کا آٹھ جلدوں پر مشتمل سیٹ پہلی مرتبہ یہاں طبع کروایا گیا ہے۔ تاریخِ احمدیت جلد 30 جو 1974 کی تاریخ پر مشتمل ہے طبع ہو چکی ہے۔ تفسیر کبیر کا نیا 15 جلدوں پر مشتمل کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن طبع ہوا ہے۔

ایڈیشنل وکالت اشاعت (طباعت)

وکالتِ اشاعت (طباعت) کی 72 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال 409 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر وغیرہ 51 زبانوں میں 40 لاکھ 94 ہزار کی تعداد میں طبع ہوئے ہیں۔
حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے تراجم بھی متعدد زبانوں میں شائع ہوئے ہیں۔

ایڈیشنل وکالت اشاعت (ترسیل)

وکالت اشاعت (ترسیل) کی رپورٹ کے مطابق 40 ممالک کو 44 زبانوں میں دو لاکھ 13 ہزار سے زیادہ کتب بھجوائی گئی ہیں۔

نمائشوں کے ذریعہ پیغام پہنچانا

۴ ہزار سات سو ایک نمائشوں کے ذریعے دس لاکھ باسٹھ ہزار سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔

لٹریچر کی تقسیم

جماعت کی طرف سے مفت لٹریچر کی تقسیم کے ذریعے ایک کروڑ 94 لاکھ سے زیادہ افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ دنیا بھر میں اس وقت 23/ زبانوں میں 128 اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں۔

رقیم پریس

رقیم پریس کے تحت 52 کتب پہلی بار شائع کی گئی ہیں۔

عربی ڈیسک

عربی ڈیسک نے ملفوظات کی دس جلدوں پر مشتمل مکمل سیٹ کا عربی ترجمہ شائع کیا ہے۔ دیگر کتب میں روحانی خزائن کی جملہ اردو کتب اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سر فہرست ہے۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ویب سائٹ کو اب تک 5.18 ملین سے زائد زائرین نے وزٹ کیا ہے۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک نے 'مسیح ہندوستان میں' کا چینی زبان میں ترجمہ مکمل کر کے طبع کیا ہے۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک کے تحت ہفتہ وار ایک گھنٹے کا سوال و جواب کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔

فارسی ڈیسک

فارسی ڈیسک کے تحت دورانِ سال ویب سائٹ کا افتتاح ہوا تھا اس پر فارسی زبان میں حضورؑ کی کتب اور میرے خطبات کا ترجمہ ڈالا جا چکا ہے۔

پریس اینڈ میڈیا آفس

مختلف ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر جماعت سے متعلق جو پروگرام نشر ہوئے ان کے ذریعے اٹھارہ کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔
دنیا بھر کے 3295/ مختلف اخبارات و رسائل نے جماعت سے متعلق خبریں شائع کیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے 16 ڈیپارٹمنٹس میں 544 کارکنان دن رات خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت ایم ٹی اے کے آٹھ چینل چوبیس گھنٹے کی نشریات پیش کر رہے ہیں۔ ایم ٹی اے پر اس وقت 23 زبانوں میں رواں تراجم کیے جا رہے ہیں۔ ایم ٹی اے افریقہ کی شاخوں کی تعداد 13 ہو چکی ہے۔ سیرالیون اور یوگنڈا میں دو نئے سٹوڈیو قائم کیے گئے ہیں۔
مختلف ممالک میں جماعت کے کئی ریڈیو سٹیشنز بھی کام کر رہے ہیں۔

الاسلام ویب سائٹ

الاسلام ویب سائٹ آن لائن پر بنگلہ اور نارویجن زبان میں قرآن

کریم کا اضافہ کیا گیا۔سرچ انجن میں مزید بہتری لائی گئی ہے اور صوتی الفاظ سے قرآنی آیات تلاش کرنے کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔نئی ڈیجیٹل لائبریری مع انگریزی کتب روحانی خزائن کا اجرا کیا گیا۔ ۴۰؍ نئی انگریزی کتب ایمازون، گوگل اور ایپل پر شائع کی گئیں۔اب تک اِن فورمز پر کُل ۱۹۰؍ انگریزی کتب شائع ہو چکی ہیں۔روحانی خزائن اردو کی ۲۷؍ کتب ایپل اور گوگل پر ای کتب کی صورت میں دی گئی ہیں جو موبائل فون پر بآسانی پڑھی جاسکتی ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجرا فرمایا تھا جسے ۱۲۲؍ سال ہو چکے ہیں جس کا پرنٹ ایڈیشن فرانسیسی ممالک میں ۲۶؍ جرمن ایڈیشن تین اور ہسپانوی ایڈیشن ۱۳؍ ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ریویو کی ویب سائٹ اور یوٹیوب چینل کو دو ملین سے زائد لوگوں نے دیکھا، جبکہ ٹوئٹر، فیس بک اور انسٹاگرام پر دس ملین سے زائد مرتبہ ویڈیوز کو دیکھا گیا۔

الفضل انٹرنیشنل

الفضل انٹرنیشنل پاکستان کی ویب سائٹ پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ دوران سال اس کی ویب سائٹ،ٹوئٹر، فیس بک وغیرہ کے ذریعے آٹھ کروڑ اسّی لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام حق پہنچا۔

ہفت روزہ الحکم

ہفت روزہ الحکم کے قارئین کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے ویب سائٹ کی گنجائش بھی بڑھانی پڑی۔ اس کے قارئین کی تین ماہ کی اوسط تعداد ایک ملین ہے۔

تحریک وقف نو

اس وقت دنیا میں واقفین نَو کی کُل تعداد ۸۳۰۵۵؍ ہے جس میں ۴۸۵۸۲؍ لڑکے اور ۳۴۴۷۳؍ لڑکیاں ہیں۔رپورٹس کے مطابق اِس وقت کُل ۲۹۴۷؍ واقفین نَو بشمول مربیان مختلف فیلڈز میں خدمات بجالا رہے ہیں۔

مخزن تصاویر

مخزن تصاویر میں اب تک چودہ لاکھ چوراسی ہزار نو سو چالیس تصاویر کو محفوظ کیا جاچکا ہے۔ویب سائٹ پر ۵۴۶۴؍ تصاویر ہیں۔سوشل میڈیا پر تصاویر کو پانچ لاکھ پچانوے ہزار سے زائد بار دیکھا گیا۔

نصرت جہاں سکیم

مجلس نصرت جہاں کے تحت ۱۳؍ ممالک میں ۴۰؍ ہسپتال اور کلینکس قائم ہیں جن میں ۳۶؍ مرکزی ۵۳؍ لوکل اور ۴۷؍ وقتی ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ افریقہ کے ۱۳؍ ممالک میں ۶۲۰؍ پرائمری اور مڈل اسکولز اور دس ممالک میں ۸۱؍ سیکنڈری اسکولز کام کر رہے ہیں۔دوران سال برونڈی، سیرالیون، بینن، زمبابوے، فن لینڈز، اٹلی، کیمرون، پرتگال اور اسپین کے علاوہ الجزیرہ میں چھ زمینیں اور چار عمارات خریدی گئیں۔اس کے علاوہ دوران سال مختلف ممالک میں ۱۵؍ تعمیراتی پراجیکٹس مکمل ہوئے اور مزید 15؍ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس

(IAAAE)

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس نے پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لیے دوران سال ۱۳۱؍ نئے سولر کنوئیں اور ۳۹؍ ہینڈ پمپس لگائے جن سے چوہتر ہزار سے زائد افراد مستفید ہو رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ ۶۵؍ ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے جس کے تحت دوران سال نَو ممالک میں ایک لاکھ آٹھ ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ۱۲؍ ممالک میں جنگی حالات اور قدرتی آفات سے متاثرہ ایک لاکھ تیس ہزار افراد کی امداد کی گئی۔غزہ جنگ کے متاثرین کے لیے ایمرجنسی شیلٹرز، خوراک، پانی، کپڑے اور طبی امداد فراہم کی جارہی ہے۔

بیعتوں کی تعداد

بیعتوں کی تعداد بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ امسال ہونے والی بیعتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو لاکھ اڑتیس ہزار پانچ سو اکسٹھ ہے۔ گذشتہ سال کی نسبت اکیس ہزار تین سو ترانوے کا اضافہ ہے۔ ۱۱۷ ممالک سے ۴۸۲ سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ سب سے زیادہ بیعتیں نائیجیریا میں ہوئی ہیں جن کی تعداد چالیس ہزار سے اوپر ہے۔ گنی کراکری میں پچیس ہزار سے زائد، کانگو برازاویل میں چوبیس ہزار سے زائد اور گنی بساؤ میں تئیس ہزار سے اوپر ہے۔

بیعت کے واقعات

آئیوری کوسٹ کے ایک مشنری لکھتے ہیں کہ اپنے ریجن کے متعدد گاؤں کے دورے کیے تاہم خاطر خواہ نتائج نہ ملے۔ پھر ایک دور دراز جگہ جہاں جانا انتہائی دشوار تھا اور شدید بارش کی وجہ سے یہ راستہ اور بھی کٹھن تھا، دعا کے بعد جانے کا پروگرام بنایا۔ رات نماز کے بعد تبلیغی پروگرام ہوا اور جماعت کا پیغام پہنچایا جس کے بعد رات دیر تک سوال و جواب کا پروگرام جاری رہا۔ صبح کے وقت لوگ دوبارہ اکٹھے ہوئے اور ان کے امام نے کہاں کہ بارش کے موسم میں یہاں آنا نہایت مشکل کام ہے۔ کل جب آپ لوگ آئے اور بتایا کہ صرف اس پیغام کو پہنچانے کے لیے آئے ہیں تو یہ بات ہمارے لیے حیرت انگیز تھی۔ اور آپ کی تبلیغ سن کر ہمیں یقین ہوگیا کہ یہی حق ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں کے ۱۴۰ افراد نے بیعت کرلی۔

کانگو برازاویل کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک لوکل پادری صاحب سے کافی عرصے سے گفتگو جاری تھی۔ انہوں نے امسال ملکی جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کی اور کہا کہ میں جماعت کے دلائل سے پہلے قائل ہو چکا تھا لیکن جلسہ کا ماحول اور جماعت کی ترقی دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ جلسہ کے بعد انہوں نے چرچ میں ایک پروگرام منعقد کر کے اپنی فیملی سمیت بیعت کا اعلان کیا۔ ان کے ساتھ چرچ کے ۵۰ افراد نے بیعت کی۔

مبلغ انچارج لیٹویا لکھتے ہیں کہ ایک صاحب نے بارہ تیرہ سال پہلے اسلام قبول کیا تھا ایک دفعہ جب وہ غیر از جماعت مسلمانوں کی مسجد میں گئے تو انہیں خاص گرم جوشی نظر نہ آئی۔ اس پر انہوں نے سوچا کہ جس اسلام کو مَیں نے قبول کیا تھا اس میں تو بہت محبت ہونی چاہیے تھی۔ اس پر انہوں نے سچے اسلام کی تلاش شروع کی اور آخر کار انہیں احمدیت کا علم ہوا۔ تحقیق کے بعد یقین ہوگیا کہ احمدیت ہی سچا اسلام ہے۔ جماعت سے رابطے کا ارادہ کیا تو لگا کہ لیٹویا میں جماعت شاید نہیں ہے۔ ایک روز انہیں جماعت احمدیہ لیٹویا کا فیس بُک پیج مل گیا۔ انہوں نے لکھا کہ وہ احمدی ہونا چاہتے ہیں۔ سیکرٹری تبلیغ کے رابطہ کرنے پر 2023ء میں پہلی بار مشن ہاؤس گئے وہاں ان کا استقبال کیا گیا۔ صداقت کا یقین ہونے کے بعد انہوں نے الحمدللہ بیعت بھی کرلی اور باقاعدہ چندہ بھی دینا شروع کر دیا۔

مراکش سے الحسنی صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں 2002ء سے 2019ء تک مغربی ممالک میں رہتا تھا اور نام کا مسلمان تھا۔ مَیں نے خدا کی مرضی کے خلاف بہت سے کام کیے، کئی دفعہ مجھے جیل ہوئی۔ 2016ء میں آسٹریا کی ایک جیل میں قید ہوا تو وہاں زندگی میں پہلی بار ایم ٹی اے دیکھا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے قصائد سن کر ایسا احساس ہوا جو زندگی بھر نہ ہوا تھا۔ دل پر سکینت کا نُزول ہوا۔ جیل میں روز ایم ٹی اے دیکھا کرتا۔ مَیں سوچتا کہ ان قصائد میں جو باتیں ہیں وہ کوئی معمولی مولوی نہیں لکھ سکتا۔ یہ تو دل میں اترنے والا کلام ہے۔ مَیں ایمان لے آیا اور فیصلہ کیا کہ اپنے ملک میں واپس آکر نئی زندگی شروع کروں گا۔

ترکی سے عبدالرزاق صاحب لکھتے ہیں کہ پانچ سال قبل احمدیت سے تعارف ہوا۔ مَیں نے مخالفت کی، پھر ایک دوست نے جلسے پر بُلایا۔ جلسے پر انہوں نے استخارے کی نصیحت کی۔ مَیں واپس آیا اور دس رکعات ادا کیں اور بہت زاری کی۔ نماز کے آخر پر مَیں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے انوار میرے دل کو نور اور لذت سے بھر رہے ہیں۔ یک دم ایمان میرے دل میں داخل ہوگیا اور مَیں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا۔ اب بیعت کے بعد میرا دل مطمئن ہے اور مَیں بہت خوش ہوں۔

اس کے علاوہ حضور انور نے نیروبی ریجن، نائیجیریا، کینیا نارتھ کوسٹ، برکینافاسو، نائیجر، انڈیا، چیک ریپبلک، سینٹرل افریقہ اور ناروے سے بھی بیعت کے چند واقعات بیان فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔تم خدا سے مت لڑو۔تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلے کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لیے پیدا ہوا اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلد ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتا نہ ملتا۔سو اپنے مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔

حضور انور کا خطاب ۴ بج کر ۱۲ منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حضور انور نے احبابِ جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ پیش کیا اور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 28 جولائی 2024ء)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ○ (البقرہ:255)

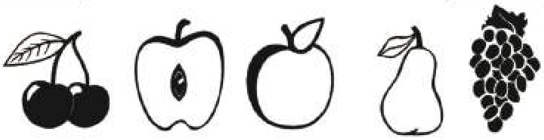

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels
All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

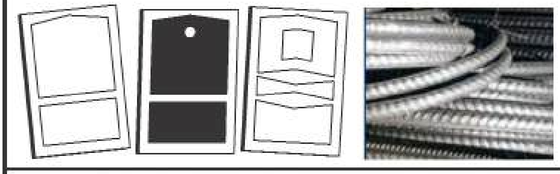

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دور خلافت میں قبولیت احمدیت کے واقعات

(قسط نمبر 4)

مکرم بشیر الدین قادر صاحب مربی سلسلہ

ایشیائی ممالک میں قبولیت احمدیت کے واقعات

اب خاکسار براعظم ایشیا کے مختلف ممالک میں قبول احمدیت کے بعض ایمان افروز واقعات جو سیدنا حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مختلف خطبات و خطابات میں بیان فرمائے ہیں ان کا ذکر کرے گا۔

امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں کہ کھلنا کے علاقہ میں ایک تبلیغی میٹنگ کے دوران ایک غریب آدمی سخاوت جمعدار۔ جو مچھلی پکڑ رہا تھا اپنا کام چھوڑ کر ہماری تبلیغی نشست میں آ گیا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو اس نے مچھلی پکڑنے کے لیے جونہی جال پھینکا تو دو بڑی بڑی مچھلیاں اس میں پھنس گئیں۔ تو یہ بات اس کے دل میں بیٹھ گئی کہ جہاں کئی ہفتوں سے مجھے اس جگہ سے چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا تو وہاں اچانک اکٹھی دو بڑی مچھلیاں جو جال میں آئی ہیں تو ضرور یہ جماعت احمدیہ کی برکت ہے۔ پس وہ اپنی مچھلیاں لے کر معلمین کے پاس آیا اور ایک مچھلی تحفۃً پیش کر کے اپنا ماجرا سنایا اور بیعت کر لی۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2003،بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 18/ جنوری 2013ء)

پھر طارق رشید صاحب لکھتے ہیں کہ نسروانگہ گاؤں میں ایک ہندو دوست نے 16 سال قبل ایک غیر احمدی مسلمان لڑکی سے شادی کی اور دونوں اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق زندگی گزار رہے تھے۔ کہتے ہیں ایک روز ہم ان کے گھر ملنے کے لئے گئے۔ ہندو دوست نے روتے ہوئے ہمیں بتایا کہ آج صبح ہی جب میری بیوی روزہ رکھ کے سوئی ہے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ اور ان کا لباس اور ٹوپی بالکل یہی تھی جو آپ نے پہن رکھی ہے۔ اس پر اسے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور اس نے بیعت کر لی۔ جب یہ بات گاؤں کے سنّی مسلمانوں کو معلوم ہوئی تو انہوں نے پریشر ڈال کر اور مدد کا لالچ دے کر اور اپنا ممبر بنا کر دوبارہ نکاح پڑھوا دیا۔ پھر چند ہفتوں کے بعد یہ نو مسلم پھر ہمارے پاس آئے اور کہا مجھے معاف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت کا ذریعہ تو آپ کو بنایا لیکن میں اپنی غلطی کی وجہ سے ان میں شامل ہو گیا جس کا مجھے سخت افسوس ہے۔ وہ صرف نفرت کی ہی تعلیم دیتے ہیں اور اسلام کے متعلق کچھ نہیں بتاتے۔ الحمد للہ اب یہ چار افراد پر مشتمل خاندان نظامِ جماعت میں شامل ہے۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2004 بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12/ جولائی 2013ء)

صوبہ جموں کے ضلع اودھم پور میں ایک قصبہ چسانہ ہے۔ وہاں کی آبادی زیادہ تر ہندوؤں کی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہاں ایک شخص درشن سنگھ نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اُس نے اپنی ایک خواب سنائی کہ ایک رات غالباً تین بجے کا وقت تھا۔ مَیں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ میری دائیں طرف سورج اور بائیں طرف چاند ہے اور میرے سامنے ایک سفید

داڑھی والے بزرگ ہیں جن کے چہرے پر بکثرت آسمان کے ستارے نور کی شکل میں جگمگا رہے ہیں۔ اُن ستاروں کی وجہ سے اُن بزرگ کا چہرہ نورانی دکھائی دیتا ہے۔ وہ بزرگ میری پیٹھ تھپتھپا کر فرما رہے ہیں کہ تمہارے چلّو بھر پانی کے ضائع ہونے کا بھی اندیشہ نہیں ہے۔تم مت گھبراؤ۔تمہارا فیصلہ درست ہے۔ یہ صاحب جلسہ سالانہ 2005ء میں شامل ہوئے تھے اور میرے سے ملاقات بھی کی تھی۔ آخری روز بیعت کرنے کی سعادت بھی اُن کو مل گئی۔ واقعہ بیان کرنے والے دوست لکھتے ہیں کہ جب وہ مجھے ملنے آئے تو دیوار پر خلفاء کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ اُن تصاویر کو دیکھ کر وہ ایک دم حیران ہو گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ یہ کس کی تصویر ہے۔ مجھے خواب میں جو بزرگ دکھائے گئے تھے وہ یہی بزرگ تھے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2006 بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/ مارچ 2013)

ماسکو سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ رشین دوست عزت اللہ صاحب 27 مئی کے روز مشن آئے اور بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ آج ضرور میری بیعت لے لیں کیوں کہ رات میری خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں اور اس کے بعد میں مزید دیر نہیں کرنا چاہتا۔ کافی جذباتی رہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بس میں سوار ایک غیر ہموار راستہ پر سفر کر رہا ہوں اور مَیں بس کے پچھلے حصہ میں کھڑا ہوں۔ یکدم بس کی رفتار تیز ہوگئی اور وہ راستہ سے لڑھک گئی اور پچھلا حصہ نیچے ایک کھائی کی طرف ہو گیا۔ میں اوپر جانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن پہنچ نہیں سکتا کہ اچانک کہیں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ نمودار ہوئی اور اپنا دایاں ہاتھ میری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ ”میرے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لو، تم ہلاک نہ ہو گے۔“ میں کہتا ہوں ”کیسے پکڑوں میرے میں اتنی طاقت نہیں ہے۔“ پھر آپ خود میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہیں اور میں ہموار راستہ پر آنے میں کامیاب ہو جاتا ہوں۔ اس خواب کے رعب اور خوف سے جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو پسینہ میں شرابور پایا اور میرے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ اب سوال ہی نہیں کہ میں لیٹ کروں۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2007 بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29/ نومبر 2013)

کرغستان سے ارشد محمود لکھتے ہیں کہ: میں نے آپ کو خط لکھا تھا اور ایک بااثر شخصیت آشیر علی صاحب کے بارے میں دعا کی درخواست کی تھی۔ یہ صاحب اپنے علاقے میں بااثر ہیں اور صاحبِ ثروت ہیں۔ ایک وفد کی صورت میں 11 جنوری 2008ء کو یہ ہمارے پاس آئے اور جمعہ ہمارے ساتھ ادا کیا۔ مقامی احمدیوں سے ملے اور اگلے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اور وفد کے ایک اور آدمی نے بیعت کی توفیق پائی۔ آشیر علی صاحب نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس حدیث کہ امام مہدی کی خبر ملے تو برف پوش پہاڑوں پر سے گزر کر جانا پڑے تو جا کر اس کی بیعت کرو پر ظاہری طور پر بھی عمل کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس کا قصہ وہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ: کرغستان زیادہ تر پہاڑی علاقہ ہے اور وہ صوبہ اَوٹ سے دارالحکومت بشکیک تک کا 750 کلومیٹر کا فاصلہ 18 گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے اور یہ سب پہاڑی راستہ ہے جو سردیوں میں برف سے اَٹا پڑا ہوتا ہے اور راستہ میں تین پہاڑی چوٹیوں سے گزرنا ہوتا ہے۔ جہاں سردیوں میں درجہ حرارت منفی پچاس اور ساٹھ ڈگری سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد کہا کہ حدیث کا دوسرا حصہ امام مہدی کو سلام پہنچانے کا ہے۔ لہٰذا میری طرف سے امام مہدی علیہ السلام کے نمائندہ کو محبت بھرا اسلام بھی پہنچا دیں اور یہ اخلاص میں آگے بڑھ رہے ہیں اور اُزبک ترجمہ قرآن کے پچاس نسخے خرید کر مفت تقسیم بھی کر چکے ہیں۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2008 بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12/ ستمبر 2013)

رؤیائے صادقہ کے ذریعہ سے قبول احمدیت۔ ایک دوست طالب

الرحمن صاحب اکثر خواب میں دیکھتے تھے کہ ایک گیند کا گولا آسمان پر ظاہر ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ نور کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور پھر اس نور سے ایک تصویر بن جاتی ہے۔ جب بھی موصوف ان حالات سے گزرتے بے چین اور اضطراب کی حالت میں مبتلا ہو جاتے۔ ایک دن موصوف کلکتہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور جو تصویر خواب میں دیکھتے تھے وہ ان کو نظر آ گئی۔ وہ تصویر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی جسے دیکھ کر انہوں نے اسی وقت احمدیت قبول کر لی۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2008ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12/ستمبر 2013)

دہلی سے مبلغ لکھتے ہیں کہ دہلی میں عالمی بک فیئر کے دوران جماعتی سٹال پر تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان آیا۔ پھر ملاقات کا سلسلہ آگے بڑھا اور پھر نماز پڑھنے آنے لگا تو جماعتی عقائد بتائے گئے اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ چند دن کے بعد وہ نوجوان آیا کہ میں نے آپ کا لٹریچر پڑھ لیا ہے لیکن آج میں خاص وجہ سے آیا ہوں۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے تبلیغی جماعت کے مرکز میں نماز پڑھ رہا ہوں اور مرزا صاحب یعنی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نماز پڑھا رہے ہیں۔ پھر نماز کے بعد میں مرزا صاحب کی انگلی پکڑ کر چوس رہا ہوں۔ کہتے ہیں کہ: میں نے صبح ایک دو عالم دین صاحبان سے تعبیر پوچھی تو انہوں نے کہا کہ شیطانی خواب ہے۔ لیکن مجھے بڑی بے چینی ہے۔ آپ اِس بارہ میں بتائیں۔ تو اُن کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کے بارہ میں بتایا ہے کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔ یعنی وہ تمہارا امام ہو گا اور تم میں سے ہو گا۔ پھر جو انگلی چوسنے اور چومنے کا تعلق ہے یہ محبت اور پیار کی نشانی ہے۔ پھر انہیں مزید لٹریچر دیا۔ چند دن کے بعد پھر آئے تو بیعت فارم کی جملہ شرائط سنائی گئیں تو فوری طور پر انہوں نے بیعت کر لی۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2008ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12/ستمبر 2013)

کرغستان کے مبلغ لکھتے ہیں: ہمارے مقامی احمدی محترم راویل صاحب جو بشکیک میں رہائش پذیر ہیں۔ ایک مہینہ قبل اپنے گاؤں میں گئے تو ان کے چھوٹے بھائی نے جن کی عمر تیس سال ہے اپنا خواب اِن کو سنایا کہ مَیں نے خواب میں بڑے حروف میں ”مسرور“ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اور میں اِس خواب کو بالکل نہیں سمجھ سکا۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ راویل صاحب نے اپنے بھائی کو بتایا کہ یہ ہمارے پانچویں خلیفہ کا نام ہے۔ کرغستان میں دو زبانیں کرغیز اور رشین (Russian) بولی جاتی ہیں۔ اِن دونوں زبانوں میں لفظ 'مسرور' نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انتہائی واضح نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے اِس نوجوان کو دکھایا۔ اب وہ بیعت کر کے جا رہے ہیں۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2008ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12/ستمبر 2013)

پھر شمس الدین صدیق عثمان صاحب کردستان سے لکھتے ہیں مَیں نے تقریباً 25 سال قبل خواب میں حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو چاند کے اندر بیٹھے ہوئے آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔ اب ایم ٹی اے دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کے چاند سے اترنے کی تعبیر یہی ایم ٹی اے ہے۔ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں، قبول فرمائیں۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2009ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/اگست 2014)

کرغستان کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ نو احمدی تنچ تک (Tinchtik) صاحب جب زیر تبلیغ تھے اور گاہے بگاہے مشن ہاؤس تشریف لایا کرتے تھے تو بیعت سے قبل انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصے سے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا لیکن تاحال بیعت کے لئے شرح صدر نہیں تھی۔ انہی ایام میں ایک رات خاکسار نے خواب دیکھا کہ چھت پر ایک کالی شبیہ نظر آتی ہے۔ اس وقت میں فوراً سورۃ فاتحہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے خواب میں ایک سفید ورق دکھایا جاتا ہے جس کے اوپر عربی میں کچھ لائنیں لکھی ہوئی ہیں۔ ان کو پڑھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے

سمجھ نہیں آرہی۔ اس کے فوراً بعد دیکھتا ہوں کہ بائیں طرف اوپر کونے میں رشین میں لکھا ہوا تھا کہ ' اسلام حقیقی دین' اور اونچی آواز آرہی تھی کہ احمدیت حقیقی اسلام۔ اس خواب کے بعد میرا دل مطمئن ہو گیا اور میں نے فوراً بیعت کر لی۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2010 بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20/ جولائی 2012)

امیر صاحب انڈونیشیا لکھتے ہیں کہ ایک استاد جن کا نام زکی ہے انہوں نے دو سال قبل بیعت کی تھی۔ استخارہ کے بعد انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور آواز بھی سنی کہ یہ شخص سچا ہے۔ اس پر زکی صاحب نے اپنے شاگردوں کو احمدیت کی سچائی کے حوالے سے کافی تبلیغ کی۔ ان کی تبلیغ کے نتیجے میں دسمبر 2013ء میں جلسے کے موقع پر ان کے نو (9) شاگرد بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2010 بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 26/ جولائی 2012)

کرغستان سے ایک نومبائعہ بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند نے جب بیعت کی تو میرے گھر والوں یعنی والدین اور بہن بھائیوں کی طرف سے کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن چونکہ مَیں اپنے خاوند میں کوئی برائی نہیں دیکھتی تھی اور انہیں نمازوں میں باقاعدہ پاتی تھی اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ ان کا ساتھ نہیں چھوڑوں گی۔ اس لئے میں صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی رہی کہ اے اللہ! جو سیدھا اور سچا راستہ ہے وہ مجھے دکھا اور میرا خاوند جس مذہب میں ہے اگر وہ سچا ہے تو مجھے اس کو ماننے کی توفیق دے۔ اس امر کو کم و بیش دو سال گزر گئے۔ دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص فضل کیا اور کرم کیا۔ اس میں سب سے پہلی بات یہ ہوئی کہ میرے والدین اور بہن بھائیوں کی مخالفت میں کمی ہوئی۔ دوسرے سب سے بڑی اور اہم بات یہ کہ (میرا لکھا ہے کہ) خلیفۃ المسیح الخامس مجھے خواب میں آئے اور مجھے سمجھایا اور سچا ہونے کا ثبوت دیا۔ اس کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اگلے ہی دن عید الفطر کا دن تھا اور میرے خاوند مجھے اور بچوں کو لے کر احمدی فیملیوں کے ساتھ ملوانے اور یہ دکھانے کے لئے لے گئے کہ احمدی لوگ کس طرح عید کے تہوار مناتے ہیں۔ جب میں بچوں کے ساتھ وہاں پہنچی تو احمدی مرد حضرات اور خواتین الگ الگ جگہوں پر بیٹھے تھے۔ اور جب کھانے کا وقت آیا تب بھی عورتیں اور مرد الگ الگ اپنی جگہوں پر کھانا کھانے لگے۔ اس سے میرا دل اور بھی ایمان سے مضبوط ہو گیا کہ یہ کیسی جماعت ہے جو عورتوں کے حقوق اور ان کے پردے کا خیال رکھتی ہے۔ اس سے قبل میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر میں نے مقامی جماعت کے صدر آشیر علی صاحب کی بیگم صاحبہ سے کچھ سوال کئے۔ انہوں نے مجھے اس بارے میں مزید رہنمائی کی اور پاکستان سے آئی ہوئی فیملیز سے ملوایا کہ یہ پاکستان سے ہیں اور ہم یہاں کے، رنگ نسل قوم زبان کا فرق ہے لیکن ہمیں صرف ایک بات جوڑے ہوئے ہے اور وہ صرف اور صرف احمدیت ہے۔ اس کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری تسلی اور ہدایت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں جس کی مجھے ضرورت تھی چنانچہ بیعت کر لی۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2010 بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 26/ جولائی 2012)

حافظ عبد المنان صاحب میرٹھ یوپی نے گزشتہ سال قادیان آکر بیعت کی۔ یہ دوست بھی اپنے علاقے میں دعوتِ الی اللہ میں مشغول ہیں۔ ان کی ایک بیٹی اپنے علاقے میں مدرسہ چلاتی تھی۔ جب بیعت کر کے گھر گئے تو اُن کی بیٹی نے اُن کا وہ لٹریچر جو قادیان سے لے کر گئے تھے، بشمول قرآنِ کریم جلا دیا۔ کچھ عرصہ بعد بچی بیمار ہو گئی۔ اس بنا پر شدت سے اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اُس نے اپنے والد سے معافی مانگی اور باقاعدہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئی۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2013 بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17/ جنوری 2014)

ترکمانستان سے تعلق رکھنے والے ایک دوست اکمور ادخا کییو (یہ میں صحیح نام بول رہا ہوں تو بہر حال) وہاں کی جماعت کے وہ صدر بھی ہیں۔ اپنی

بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب کہ میں مکمل طور پر اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ اُس کے ساتھ ساتھ میں مقامی کالج میں نفسیات اور تاریخ کے مضامین پڑھانے کے علاوہ اپنا ایک کاروبار بھی کیا کرتا تھا۔ ایک لمبے عرصے تک مَیں اسلام میں اپنے لئے ایک راہ تلاش کرتا رہا جس میں مَیں شک وشبہ کا شکار ہوا اور کبھی مایوسی بھی ہوئی۔ ایک لمبا وقت میں نے اللہ تعالیٰ کی قربت پانے میں خرچ کیا لیکن پھر بھی ایک پردہ حائل رہا جس نے مجھے اُس روحانی دینی حظّ سے محروم کئے رکھا جو اس راستے میں ملا کرتا ہے۔ بعض اوقات مجھے محسوس ہوتا کہ میں اس سچی تعلیم کے دہانے پر ہوں اور میری تمام مشکلات کی کنجیاں وہیں موجود ہیں لیکن میں وہ چابی نہ ڈھونڈ پاتا جس نے میری مشکل آسان کرنی تھی۔ کہتے ہیں کہ 2009ء کی بات ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی جو دیکھنے میں بڑا نفیس معلوم ہوتا ہے، مجھے اپنے پیچھے چلنے کے لئے کہتا ہے۔ اس خواب نے مجھے اور میرے دل وجان کو نہایت فکر میں مبتلا کیا اور میں کسی طرح سے بھی اس کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ میں مختلف طور پر اس خواب کی تعبیر کرتا رہا لیکن کسی سے بھی اس کا ذکر نہ کیا۔ مجھے اس بزرگ آدمی کا چہرہ یاد تھا لیکن میرے جاننے والے احباب میں سے کسی کی شکل بھی ان سے مشابہ نہیں تھی۔ میں اس معاملے میں سخت شش وپنج کا شکار تھا اور چاہتا تھا کہ اس خواب کی کوئی سچی تعبیر کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسی سال میں میری راویل بخارایو صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی جنہوں نے میرا جماعت کے ساتھ تعارف کروایا۔ ایک اور احمدی دوست نے مجھے احمدیت کے حوالے سے ضروری لٹریچر فراہم کیا۔ یہ لٹریچر میرے لئے پہاڑوں کی تازہ ہواؤں کا ایک سلسلہ تھا۔ ایک ڈیڑھ ماہ بعد ہی مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ احمدیت کی تعلیمات ہی میرا اصل راستہ ہیں۔ مَیں نے اپنے معلم سے اس بات کا اظہار کیا کہ میں بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اب مجھے وہ چابی مل گئی اور دروازہ بھی کھل گیا تھا۔ اب میں اس عظیم تعلیم کے قریب آ گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی مجھے علم ہوا کہ اس تعلیم پر چلنے سے کتنی ایسی راہیں کھلتی ہیں جو نہایت سچی ہیں، جن پر میں نے پہلے کبھی قدم نہ مارا تھا۔ لیکن خواب ابھی بھی تعبیر طلب تھا۔ مَیں نے اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر کئی بار خوف اور احترام کی حالت میں دیکھیں کہ ان میں سے وہ شخصیت کون ہے جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کیونکہ میرے دل میں خوف تھا کہ کہیں میں غلط نہ سمجھ لوں۔ پھر جلسہ سالانہ 2010ء کے موقع پر عالمی بیعت کے وقت میرے ساتھ ایک ناقابلِ یقین واقعہ پیش آیا۔ میں ناقابلِ بیان سی حالت میں چلا گیا اور پھر میں نے ایک رؤیا دیکھی۔ میں نے اس رؤیا کے ذریعہ اس بزرگ شخصیت کو پہچان لیا وہ حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام ہی تھے۔ مجھے اپنی اِتباع کی دعوت دینے والے اور کوئی نہیں تھے بلکہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود اور مہدی موعود ہی وہ شخصیت تھے۔ کہتے ہیں مجھے سچائی کی طرف دعوت دی گئی ہے، سچے مذہب کی طرف دعوت دی گئی ہے۔ سچی جماعت کی طرف دعوت دی گئی ہے اور اب میں صحیح راستے پر قائم ہوں۔ میں نے اپنے دل وجان اور روح اُسے سونپ دی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سونپ دی۔ میری زندگی کے آخری دن تک اب یہی میرا راستہ ہے۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 2013، بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 28/ مارچ 2014)

پھر کرغستان سے سلامت صاحب ہیں۔ جماعت کے صدر رہیں۔ کہتے ہیں کہ جہاں مَیں کام کرتا ہوں وہاں میری ایک colleague رشین خاتون جو عیسائی تھیں ان کے ساتھ مذہب کے متعلق گفتگو ہوئی۔ کہتے ہیں گفتگو کے دوران انہوں نے خاکسار سے کہا کہ مجھے اپنے مذہب پر دلی اطمینان نہیں ہے۔ انہیں اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور کتاب ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ دی گئی تو کہنے لگی کہ مذہب کے بارے میں میرے جتنے بھی سوالات تھے مجھے ان کے جوابات مل گئے اور مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ واقعی اسلام حقیقی اور سچا مذہب ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مزید جماعتی کتب کا مطالعہ کیا اور اسلام کی صداقت پر ان کا ایمان مضبوط

سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ موصوفہ قادیان بھی گئیں اور بیعت بھی کر لی اور اب نظام وصیت میں بھی شامل ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ ستمبر 2014ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3/ اکتوبر 2014ء)

نائب ناظر صاحب دعوت الی اللہ قادیان کہتے ہیں کہ یہاں ہنومان گڑھ کا ایک موضع موجھاوالی کے ایک دوست لال دین صاحب نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھا کہ ایک فوت شدہ بچہ ہے جو اُن کو یہ کہہ رہا ہے کہ آپ کے پاس چار لوگ آئیں گے۔ وہ آپ کو دین اسلام کی باتیں بتائیں گے۔ آپ ان کی باتیں ماننا اور ان کا ساتھ دینا اور عمل کرنا۔ جب ہم لوگ لال دین صاحب کے گھر گئے اور ان کو احمدیت کا پیغام دیا تو انہوں نے ساری باتیں سننے کے بعد کہا کہ آپ لوگوں کے آنے کی اطلاع مجھے پہلے ہی بذریعہ خواب مل گئی تھی اور میں آپ لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اور ان کے بیٹوں نے اور سارے خاندان نے بیعت کر لی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ ستمبر 2014ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3/ اکتوبر 2014ء)

کرغستان کی ایک لوکل جماعت ہے وہاں کے نومبائع بہادر صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1998ء کی بات ہے کہ خاکسار نماز عصر ادا کر رہا تھا کہ سلام پھیرنے سے کچھ دیر قبل خاکسار پر کشفی کیفیت طاری ہوئی اور میرے دائیں کان میں قرآن کریم کی سورۃ یونس کی یہ آیت تلاوت کی گئی کہ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ (یونس: 26) کہ اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ اس آیت کی تشریح اور تفسیر تمہیں انڈیا سے ایک استاد آ کے سمجھائے گا۔ اس کے بعد یہ کیفیت جاتی رہی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں بہت زیادہ حیران اور ششدر رہا کہ مجھ پر یہ کیسی کیفیت ہوئی اور یہ کیا سلوک ہوا ہے کیونکہ میں اس وقت تک انڈیا جیسے ملک کو جانتا نہیں تھا اور نہ ہی نام سنا تھا۔ پھر مجھے کام کے سلسلے میں کرغستان سے رشیا آنا پڑا۔ جب مَیں یہاں آیا تو کچھ دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ ان کا تعلق انڈیا سے ہی تھا لیکن جماعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور ان سے بھی کوئی دینی باتیں نہیں ہوئیں۔ صرف دنیا داری اور کاروباری باتیں ہوتی رہیں۔ پھر آہستہ آہستہ دین کے بارے میں آگاہی اور دلچسپی بڑھتی گئی۔ ایک دن آیا کہ میرا تعارف جماعت احمدیہ سے ہوا اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو قبول کرنے کا موقع مل گیا۔ 2012ء میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔ خاکسار کو اس آیت کی تفسیر و تشریح سمجھ آئی کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق قادیان سے ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس امام کو ماننے اور جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دی اور انڈیا سے ہی آنے والا میرے لئے ہدایت اور سلامتی کا موجب ہوا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ ستمبر 2014ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3/ اکتوبر 2014ء)

چندرپور مہاراشٹر کے ہمارے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ یہاں ایک قصبہ ہے وہاں شیخ قدیر صاحب کی اہلیہ سلطانہ بیگم عرصے سے جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کرتی تھیں۔ یہ خاتون صوبہ آندھرا پردیش کے ایک شدید مخالف گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ شادی کے بعد ان کے شوہر شیخ قدیر صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔ اس پر گھر میں بہت ہنگامہ ہوا اور بات خلع طلاق تک پہنچ گئی۔ شیخ قدیر صاحب نے احمدیت کے سامنے تمام تر رشتوں کو ہیچ مانا اور ثابت قدم رہے۔ قدیر صاحب کے کہنے پر ہم نے بھی ان کی اہلیہ کو سمجھایا کہ آپ کے شوہر سچائی پر ہیں۔ آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ضرور معجزہ دکھائے گا۔ لیکن موصوفہ یہی سوچتی تھیں کہ کہیں احمدیت کی وجہ سے میرا ایمان خراب نہ ہو جائے۔ اسی وجہ سے وہ احمدیت سے دُور رہنے کی کوشش کرتیں۔ گھر میں ایم ٹی اے ہونے کے باوجود وہ مدنی چینل دیکھتی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت نے اپنا جلوہ دکھایا۔ ایک روز موصوفہ سلطانہ صاحبہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ انہیں کلمہ پڑھا رہے ہیں اور وہ بتا رہے ہیں کہ قرآن پاک آخری شریعت ہے اس پر

عمل کرو۔ وہ کہتی ہیں وہ بزرگ ان کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس خواب پر موصوفہ کی تسلی نہ ہوئی لیکن ویسے ہی کچھ عرصے کے لئے خاموش ہوگئیں۔ پھر کچھ عرصے بعد دوبارہ ایک خواب دیکھا کہ آس پاس کے پورے علاقے میں احمدیت پھیل چکی ہے اور جسے بھی پوچھتی ہیں وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ انڈے کی زردی کے اندر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے اور اس پر لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں اور خواب میں ہی سلطانہ صاحبہ اپنے مخالف بھائی سے کہتی ہیں کہ یہ لوگ واقعی سچے ہیں۔ ان کی نیک فطرت تھی۔ اس کے بعد صبح ہوتے ہی انہوں نے بیعت کر لی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ستمبر 2014ء بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3/اکتوبر 2014)

گوہاٹی صوبہ آسام کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک معلم کے ساتھ ایک جماعت میں تبلیغ کے لئے گیا۔ اس جماعت میں مخالفین کی کافی تعداد ہے۔ رات کو بھی مخالفین کے ساتھ گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو مخالفین گالی گلوچ کرتے رہے۔ لیکن ہماری طرف سے انہیں قرآن کریم اور احادیث کی رو سے سمجھانے کی کوشش ہوتی رہی۔ ساری رات بات چیت ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز فجر کے بعد انہی مخالفین میں سے دس افراد کو جماعت احمدیہ کی صداقت سمجھ میں آئی اور قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2015 بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 12/فروری 2016)

اس سال بنگلہ دیش میں ایک چھوٹی سی جماعت میں جلسہ کے آخری دن ایک غیر احمدی امام حافظ ظہور الاسلام بھی شریک ہوئے۔ اس سے کچھ عرصے بعد موصوف اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ سات افراد کا وفد بنا کر ڈھاکہ مشن ہاؤس آئے۔ یہاں جماعت کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اللہ کے فضل سے ساتوں ہی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2015 بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 12/فروری 2016)

کرغستان سے ایک دوست خالما توف عبدالرسول (Khalma-tov Abdurasul) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ یونس صاحب کی شہادت دسمبر 2015ء میں ہوئی تھی۔ وہاں قرغیزستان کے احمدی کو شہید کیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے جنوری 2016ء میں خواب میں شہید مرحوم کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میں مکّہ مکرمہ میں حج کر رہا ہوں۔ اسی دوران یونس جان شہید نظر آتے ہیں اور مجھ سے میرا حال پوچھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری جماعت ٹھیک ٹھاک ہے؟ سوال پوچھتے ہیں۔ میں نے ان کو کوئی جواب تو نہ دیا لیکن جب مَیں نیند سے بیدار ہوا تو اس خواب کا مجھ پر بہت زیادہ اثر ہوا۔ اسی وجہ سے میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا اور 18/جنوری 2016ء کو بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2016 بحوالہ اخبار بدر 16/مارچ 2017)

پنجاب (انڈیا) کے ایک گاؤں شیخوپورہ کے ایک دوست پردیپ صاحب کافی عرصے سے زیر تبلیغ تھے مگر بیعت نہیں کی ہوئی تھی۔ ایک دن مقامی جماعت کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی۔ ابھی ان سے گفتگو کا آغاز ہی ہوا تھا کہ وہاں دو دیوبندی مولوی چندہ لینے کی غرض سے پہنچ گئے۔ ان مولویوں سے وہاں قریباً دو گھنٹے کے قریب اختلافی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ دونوں مولوی لاجواب ہو کر وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ اس بات کا پردیپ صاحب پر بہت گہرا اثر ہوا چنانچہ انہوں نے اپنی پوری فیملی کے ساتھ بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2016 بحوالہ اخبار بدر 16/مارچ 2017)

ماسکو سے چھ ہزار تین سو کلو میٹر دور روس کی ایک ریاست بوریاتیا (Buryatia) سے ایک دوست وادم اوئی بِیک صاحب (Vadim Uibik Dorjgi) کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ روس میں جب کمیونزم اور دہریت کا دَور ختم ہوا تو میری توجہ بھی مذہب کی طرف ہوئی

اور میں نے اپنے خالق حقیقی کی تلاش شروع کر دی۔ میرا آبائی تعلق بریت (Buriat) قوم سے ہے جس کا مذہب بدھ مت تھا۔ اس لئے مَیں سب سے پہلے بُدھ ازم کی طرف متوجہ ہوا لیکن مجھے وہاں روحانی سکون نہیں ملا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی تلاش میں میری توجہ رشین آرتھوڈوکس چرچ کی طرف ہوئی۔ میں نے بپتسمہ بھی لیا لیکن وہاں بھی مجھے سکون نہیں ملا۔ مَیں نے اسلام کے بارے میں سن رکھا تھا لیکن مجھے اسلام کے متعلق بہت کم معلومات تھیں۔ پھر ہماری ریاست میں جب پہلی مسجد بنی تو میرا اسلام کے ساتھ باقاعدہ تعارف ہوا اور میں نے 2014ء میں اسلام قبول کر لیا۔ لیکن پھر بھی دل کو مکمل اطمینان نہ ہوا۔ مجھے پتا چلا کہ اسلام کے اندر بھی کئی فرقے موجود ہیں۔ اس کے بعد ایک دن 2015ء میں انٹرنیٹ پر مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں علم ہوا۔ مَیں نے آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ کے بارے میں مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ میں نے جماعت احمدیہ کے خلفاء کی سوانح کا مطالعہ کیا۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی سے مجھے پتا چلا کہ جماعت احمدیہ اندھے متعصّب اور شدت پسندوں کے ہاتھوں مظالم کا نشانہ بن رہی ہے۔ اسی وقت میرے دل نے گواہی دی کہ اسلام کے اندر جماعت احمدیہ ہی ہے جو حقیقی اسلامی تعلیمات کی نمائندگی کرتی ہے۔ جس جماعت پر ظلم ہو رہا ہے وہی سچی جماعت ہے۔ چنانچہ پھر میرا رابطہ ماسکو کے مبلغ کے ساتھ ہوا اور جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے بعد مَیں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا اور جماعت میں داخل ہو گیا موصوف نے مجھے لکھا کہ میرے لئے دعا کریں کہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے لئے نفع بخش وجود بن سکوں اور میرے قبیلہ کی شاخ مجھ پر ختم ہو رہی ہے اس لئے دعا کریں کہ میرے خاندان کا چراغ ہمیشہ جلتا رہے۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2017 بحوالہ اخبار بدر 9/اگست 2018)

انڈیا سے ظہور الحق صاحب لکھتے ہیں تبلیغ کی غرض سے ایک جگہ راجدھانی امپال گئے جہاں ایک دوست تاجر علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مل کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہنے لگے میں آپ لوگوں کا بڑی دیر سے انتظار کر رہا تھا۔ انہوں نے دوران گفتگو اپنے بیگ سے دو تین کاغذ نکالے جن پر شرائط بیعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں قرآن اور حدیث کی پیشگوئی تحریر تھی۔ انہوں نے یہ کاغذ خود تیار کر کے اپنے دوستوں میں تقسیم کرنے کیلئے رکھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ مجھے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پتہ چلا تو میں نے 2016ء میں ہی جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا تھا جس پر لوگوں نے مخالفت کرنا شروع کر دی بلکہ ایک دن مخالفین اکٹھے ہو کر مجھے مارنے اور توبہ کرانے کیلئے نکلے لیکن خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس دن شدید زلزلہ آیا۔ جو لوگ مجھے مارنے اور توبہ کرانے کیلئے آنے والے تھے ان لوگوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا جسکی وجہ سے یہ مجھ تک پہنچ ہی نہ سکے۔ کہتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ زلزلہ ایک نشان کے طور پر آیا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہے تب سے میں آپ لوگوں کے انتظار میں تھا۔ اسکے بعد موصوف نے اپنے ہاتھ سے بیعت فارم پُر کیا اور جماعت میں شامل ہوئے۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2018 بحوالہ اخبار بدر 6/جون 2019)

قزاخستان میں آرمینیا سے تعلق رکھنے والے ایک دوست بدایان اِڈوَرڈ (Badayan Edward) رشیا میں مقیم ہیں۔ انہوں نے 2008ء میں اسلام قبول کر لیا تھا اور اسلام کے بارے میں کافی مطالعہ بھی کیا۔ نماز روزے کی پابندی بھی کرتے تھے۔ اس وجہ سے مقامی طور پر بعض مشکلات کا بھی شکار رہے۔ کچھ عرصہ قبل پہلی دفعہ لندن آئے۔ نماز کا وقت ہوا تو مسجد کی تلاش کیلئے نکل گئے۔ کہتے ہیں کہ میں تقریباً ایک گھنٹہ سڑکوں پر پیدل چلتا رہا لیکن کوئی مسجد نہیں ملی۔ بالآخر انہیں سبز گنبد نظر آیا اور یہ مسجد فضل تھی۔ سیکیورٹی پر موجود خدام نے ایک رشین احمدی نُورم صاحب کے ساتھ ان کا رابطہ کروایا۔ انہوں نے مسجد فضل میں نماز ادا کی۔ پھر انہیں جماعت کا تعارف کروایا۔ جماعت کے عقائد اور حالات

کا علم ہونے کے بعد انہیں یقین ہو گیا کہ لندن میں اس طرح نماز کیلئے اتنی دیر تک گھومتے رہنا اور آخر کار جماعت احمدیہ ہی کی مسجد کا ملنا اور جماعت سے اس طرح تعارف ہونا کوئی اتفاق نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اسکے بعد جماعت کے ساتھ رابطہ میں رہے اور چند ماہ کے بعد گزشتہ سال اکتوبر میں بیعت کرنے کی توفیق پائی۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2018 بحوالہ اخبار بدر 6/جون 2019)

انڈیا سے ایک مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست شیخ محمد جانب صاحب سے جو ہسٹری کے ایم۔اے آنرز ہیں تبلیغی رابطہ ہوا۔ دوران گفتگو ان کی نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر پڑی تو کہنے لگے یہ کون شخص ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ یہی وہ امام مہدی اور مسیح موعودؑ ہیں جن کا یہ اُمّت مسلمہ انتظار کر رہی تھی۔ اس پر کہنے لگے کہ میں نے ان کو خواب میں دیکھا تھا اور خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اب راہ نجات اسی وجود سے وابستہ ہے۔ چنانچہ اس کے بعد فوراً وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

(بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2018 بحوالہ اخبار بدر 6/جون 2019)

کیرالہ کے سیکرٹری دعوۃ الی اللہ لکھتے ہیں کہ ایک دوست بنشاد صاحب نے جماعت کے متعلق ایک ڈاکومنٹری دیکھی اسکے بعد جمعہ ادا کرنے کیلئے احمدیہ مسجد میں گئے جہاں انہوں نے میرا خطبہ بھی سنا۔ کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ چند دوستوں کے ساتھ صراط مستقیم کی تلاش میں نکلے ہیں اور ایک جگہ بڑا ہجوم نظر آرہا ہے۔ دوستوں کو چھوڑ کر ہجوم کی طرف چلے گئے جہاں ایک شخص صفیں درست کر رہا ہے۔ اس کے بعد مجھے دیکھا کہ امامت مَیں نے کروائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ مجھے آسمان کی طرف لے گئے جس سے مجھے بے انتہا لذت محسوس ہوئی۔ چنانچہ اس خواب کے بعد انہوں نے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔

***

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA itel INTEX XOLO the next level Infinix TECNO Mobile spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

HR
Mob : 9861084857
9583048641
Sk. Anas Ahmad
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"
(کلام امام الزمان)

مؤمن کی فضیلت

مکرم عمران خان صاحب مربی سلسلہ

جولوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول مانتے ہیں، اللہ کے تمام رسولوں اور نبیوں اور اللہ کی بھیجی ہوئی تمام کتابوں پر ایمان لاتے ہیں، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاتے ہیں اور تقدیر پر ایمان لاتے ہیں، پانچ وقت کی روزانہ نماز پڑھتے ہیں، رمضان کے روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، استطاعت ہو تو حج کرتے ہیں ایسے لوگوں کو اصطلاحاً مومنین کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنین کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ (سورۃ توبہ:۱۱۲)

ترجمہ: توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (للہ) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

اس آیتِ کریمہ سے یہی واضح ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی حدود کی حفاظت کرنے والے یعنی ان کے احکامات اور اوامر و نواہی کا پاس کرنے والے ہی حقیقی مومن ہیں۔ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی بات مانتا ہے تو اس کے بدلہ میں وہ شخص خوش ہو کر اس کو کچھ نہ کچھ ضرور دیتا ہے اسی طرح اللہ کا قانون ہے اس کی ذات بھی یہ تقاضہ کرتی ہے کہ کوئی شخص اس کی بات پر لبیک کہے تو وہ اس کو مختلف قسم کی نعمتوں سے نوازے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی بات ماننے والوں کے لئے مختلف قسم کے انعامات دینے کا وعدہ دیا ہے اور نہ ماننے والوں یعنی کافروں کے لئے سخت سزا دینے کا اعلان کیا ہے اور ان کو جہنم میں ڈالنے کا بھی وعدہ کرتا ہے جس میں ان کے لئے طرح طرح کا عذاب ہوگا۔ نیز ان کو جو اس کی بات پر لبیک کہتے ہیں ان کو نہ ماننے والوں سے افضل و اکرم قرار دیا ہے اور مومنین کو کافروں یا منافقین پر فوقیت دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۰﴾

(سورۃ الانفال:۳۰)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنادے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

اسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کوئی ایسی چیز نہیں جس کے سبب کسی کو تم برا بھلا کہو اور عار دلاؤ تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو جس طرح ایک صاع دوسرے صاع کے برابر ہوتا ہے جس کو تم نے بھرا نا ہو کسی کو کسی پر کوئی

فضیلت و ترجیح نہیں ہے علاوہ دین اور تقویٰ کے آدمی کی برائی کہ لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ وہ زبان دراز اور فحش گوئی کرنے والا بخیل شخص ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: آداب کا بیان، باب: اپنے نسب پر گھمنڈ نہ کرو)

پس مذکورہ بالا آیتِ کریمہ سے بھی اور حدیث نبوی ﷺ سے بھی اس امر کی بخوبی وضاحت ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلنے والوں کو اور اس کے احکامات کی بجا آوری کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دوسروں سے ممتاز کر دکھاتا ہے۔ اب ذیل میں ان میں سے چند فضیلتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کو دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کا ہر وقت حامی و مددگار ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ ایک مومن کا ہمیشہ حامی و مددگار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندے کی ہر جگہ تائید و مدد کرتا ہے اس کو ہر قسم کی مشکلات سے نجات دلاتا ہے اس کے دشمن اس کے لئے تدابیر کر رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی امداد ہمیشہ اپنے مومن بندے کے ساتھ رکھتا ہے اور اس کو ہر میدان میں کامیاب و کامران کرتا چلا جاتا ہے چاہے اس کے ساتھ کوئی ہو یا نہ ہو اللہ اس کو اس کے مقصد میں کامیاب ضرور کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو کامیاب کیا۔ آپ ﷺ نے جب شروعات میں لوگوں کو دعوتِ اسلام دی لیکن لوگوں نے قبول نہیں کی۔ لیکن پھر بھی اللہ نے آپ ﷺ کو اپنے مقصد و مدعا میں کامیاب کیا اور یہ تائید و مدد اللہ نے کسی اور کے لئے (کافرین اور منافقین) کرنے کا وعدہ نہیں کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:

وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ؕ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ

(سورۃ الانفال: ۴۱)

ترجمہ: اور اگر وہ پیٹھ پھیرلیں تو جان لو کہ اللہ ہی تمہارا والی ہے۔ کیا ہی اچھا والی اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف اور صریح طور پر یہ بات بیان فرمادی کہ اگرچہ کہ کوئی تیری مدد کرے یا نہ کرے لیکن اللہ تیرا والی ہے اور تیری مدد کرنے والا ہے۔ ایسا ہی اگر مومن کی کبھی اس کے دشمنوں سے جنگ وجدال ہوتی ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور اسکو ہمیشہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے اور ہمیشہ اس کو کامیاب و کامران کرتا ہے مومن کو چاہئے کہ وہ ثابت قدم رہے اور اللہ کو کثرت کے ساتھ یاد کرے اور اسی کے آستانہ پر گڑگڑائے اور اسی سے دعائیں کرے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے دعائیں کیں آپؐ کی مختلف مواقع پر جنگیں ہوئیں جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد محض ۳۱۳ تھی پھر بھی مسلمان فتحیاب ہوئے وہ صرف آنحضرت ﷺ کی خصوصی دعا ہی تھی جس کے نتیجہ میں آپ ﷺ اور آپ کے ماننے والے فتحیاب ہوئے اللہ کا یہ وعدہ صرف مومنین کے ساتھ ہی ہے باقی کسی اور کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایسا وعدہ نہیں کیا۔ احادیث سے بھی اس امر کی مزید وضاحت ہوجاتی ہے جیسا کہ روایت میں آتا ہے کہ:

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: معجزوں کا بیان، باب: جنگ احد میں فرشتوں کی مدد کا معجزہ)

ترجمہ: حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے احد کی لڑائی میں، رسول کریم ﷺ کے دائیں بائیں سفید کپڑوں میں ملبوس دو آدمیوں کو دیکھا (جن میں سے ایک تو آنحضرت ﷺ کی دائیں طرف اور ایک بائیں طرف تھا) اور وہ دونوں نہایت شدت کے ساتھ ہمارے دشمنوں سے لڑ رہے تھے، ان دونوں کو میں نے نہ تو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا (اس سے ثابت ہوا کہ وہ دونوں دراصل فرشتے (یعنی، حضرت جبرائیل (علیہ السلام) اور حضرت میکائیل (علیہ السلام) تھے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے کہ:

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: عَمَّمَنِی رَسُولُ اللہِ ﷺ یَوْمَ غَدِیرِ خُمٍّ بِعِمَامَةٍ سَدَلَهَا خَلْفِي ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللہَ ۔ أَمَدَّنِي يَوْمَ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ بِمَلَائِكَةٍ يَعْتَمُّونَ هٰذِهِ الْعِمَّةَ وَقَالَ إِنَّ الْعِمَامَةَ حَاجِزَةٌ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ وَرَأَى رَجُلاً يَرْمِي بِقَوْسٍ فَارِسِيَّةٍ فَقَالَ ارْمِ بِهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَى قَوْسٍ عَرَبِيَّةٍ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ وَأَمْثَالِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَإِنَّ بِهٰذِهِ يُمَكِّنُ اللہُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ وَيُؤَيِّدُكُمْ فِي النَّصْرِ ۔

ترجمہ: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے غدیر خم کے دن پگڑی پہنائی اور اس کا ایک کنارہ میرے پیچھے کی جانب لٹکا دیا۔ پھر فرمایا: اللہ نے بدر اور حنین کے دن ایسی پگڑی پہنے ہوئے فرشتوں سے میری مدد فرمائی اور فرمایا کہ یہ عمامہ کفر وایمان کے درمیان رکاوٹ ہے اور آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، جو فارسی کمان سے تیر اندازی کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تیر اندازی کرو۔ پھر آپ نے عربی کمان دیکھی تو فرمایا: اس جیسی یا اس کو لازم پکڑو اور نیزے جس کی وجہ سے اللہ تمہیں شہروں پر غلبہ دیگا اور تمہارے دشمنوں کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا۔

(سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب: مقابلہ بازی اور تیر اندازی کا بیان، باب: تیر اندازی کی رغبت کا بیان)

حضرت مسیح موعودؑ ایک مقام پر اس امر کی یوں وضاحت فرماتے ہیں:

روح القدس کی تائید جو مومن کے شامل حال ہوتی ہے وہ محض خدا تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے جو ان کو ملتا ہے جو سچے دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں وہ کسی مجاہدہ سے نہیں ملتا محض ایمان سے ملتا ہے اور مفت ملتا ہے۔ صرف یہ شرط ہے کہ ایسا شخص ایمان میں صادق ہو اور قدم میں استوار اور امتحان کے وقت صابر ہو۔

(روحانی خزائن جلد ۲۳ ،صفحہ: ۴۲۵)

مذکورہ بالا دونوں احادیث نبویہؐ سے اور حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے اس امر کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور مومن بندوں کی اس جہانِ فانی میں امداد کرتا ہے جس طرح ان احادیث میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو ان کی مدد کے لئے بھیجا جن کو ان لوگوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا یعنی فرشتوں کو اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی تائید و مدد کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور مومن بندوں کو اس جہان میں الزامات سے بری کرتا ہے

اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس جہان فانی میں طرح طرح کے الزامات سے بچاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسفؑ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب بادشاہ کی بیوی نے یوسفؑ سے بدکاری کا پختہ ارادہ کر لیا تو حضرت یوسفؑ بھی ارادہ کر لیتے اگر اللہ تعالیٰ ان کو اس سے نہ بچاتا اللہ تعالیٰ نے ہی ان کو اس ارادہ سے دور رکھا اللہ تعالیٰ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۵﴾

(سورۃ یوسف:۲۵)

ترجمہ: اور یقیناً وہ اس کا پختہ ارادہ کر چکی تھی اور وہ (یعنی یوسفؑ) بھی اس کا ارادہ کر لیتا اگر اپنے ربّ کی ایک عظیم بُرہان نہ دیکھ چکا ہوتا۔ یہ طریق اس لئے اختیار کیا تاکہ ہم اس سے بدی اور فحشاء کو دور رکھیں۔ یقیناً وہ ہمارے خالص کئے گئے بندوں میں سے تھا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک اور واقعہ کی جانب بھی اشارہ کیا ہے جو کہ تاریخ میں بہت مشہور ہے جو کہ کسی تعرف کا محتاج نہیں ہے جس کو تاریخ میں واقعہ افک کہتے ہیں جس میں حضرت عائشہ صدیقہؓ پر منافقین نے (نعوذ باللہ) بدکاری کا الزام لگایا تھا اس کی بھی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بریّت ظاہر کی تھی اللہ تعالیٰ اس واقعہ کا قرآن کریم میں یوں ذکر کرتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ

يَأْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ (سورۃ النّور:۱۶-۱۲)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ اس (معاملہ) کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے ہے جو اُس نے گناہ کمایا جبکہ ان میں سے وہ جو اس کے بیشتر کا ذمہ دار ہے اس کے لئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اُسے سنا تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنوں کے متعلق حُسنِ ظن کرتے اور کہتے کہ یہ کھلا کھلا بہتان ہے۔ کیوں نہ وہ اس بارہ میں چار گواہ لے آئے۔ پس جب وہ گواہ نہیں لائے تو وہی ہیں جو اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو اس (فتنہ) کے نتیجہ میں جس میں تم پڑ گئے تھے ضرور تمہیں ایک بہت بڑا عذاب آلیتا۔ جب تم اُس (جھوٹ) کو اپنی زبانوں پر لیتے تھے اور اپنے مونہوں سے وہ کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی تھی۔

جب ان منافقین نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تو کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے دی کہ وہ منافقین جھوٹے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اس تہمت سے بری ہیں غرضِ بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومنین کو اس جہان میں بھی گندے اور پلید الزامات سے ہمیشہ بچاتا ہے۔

اس کے متعلق احادیث میں بھی روایت ملتی ہے جس کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کے لئے نکلتے تو اپنی ازواج کے نام کا قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلتا اس کو اپنے ساتھ لے لیتے تھے اس طرح ایک غزوہ کے موقعہ پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لیا اور جب جنگ ختم ہو چکی اور واپسی کا وقت آیا تو حضرت عائشہؓ ایک موقعہ پر حاجت کے لئے قافلہ سے دور نکل گئیں اور جب واپس آئیں تو ان کو ان کے گلے میں اپنا ہار نہ ملا تو وہ واپس اس کو ڈھونڈنے کے لئے اس جگہ پر گئیں تو جب تک آپؓ واپس آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قافلہ وہاں سے نکل چکا تھا اور حضرت عائشہؓ قافلہ سے پیچھے رہ گئیں اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لئے روانہ ہوتے تو ایک شخص کو قافلہ کے آخر میں رکھتے تھے تاکہ وہ اس بات کا جائزہ لیتا رہے کہ قافلہ کے پیچھے کچھ رہا تو نہیں چنانچہ حضرت صفوان بن معطلؓ اس کام کے لئے مقرر کئے گئے تھے جب آپؓ نے حضرت عائشہ کو دیکھا تو ان کو اپنے اونٹ پر سوار کر لیا اور قافلہ کے پیچھے آئے جب وہ مدینہ پہنچے تو منافقین نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانی شروع کر دی کہ آپؓ نے نعوذ باللہ بدکاری کی ہے ہر طرف یہ مشہور ہو چکا تھا لیکن اس کی خبر عائشہؓ کو نہ تھی جب ان کو علم ہوا تو عائشہ اپنے والد کے پاس چلی گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لوگوں کو مشورہ کے لئے بلوا بھیجا غرض بیان یہ ہے کہ حضرت عائشہ پر الزام عائد ہو چکا تھا تب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو اس الزام سے بری ٹھہرایا۔ (ملخص: صحیح بخاری، کتاب: غزوات کے بیان میں، باب: واقعہ افک کا بیان)

مقصدِ بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور مومن بندوں پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان الزامات سے ان کو بری کرتا ہے اور دشمنوں کے شر سے ان کو محفوظ رکھتا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہے۔

احمق اور نادان ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ سچے مذہب اور سچے راستباز کیلئے کوئی امتیازی نشان خدا نے قائم نہیں کیا۔ حالانکہ خدائے تعالیٰ قرآن شریف میں آپ فرماتا ہے کہ کتاب اللہ جو مذہب کی بنیاد ہے امتیازی نشان اپنے اندر رکھتی ہے جس کی نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا اور نیز فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن کو فرقان عطا ہوتا ہے یعنی امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راستباز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔ (روحانی خزائن جلد ۲۱، صفحہ: ۶۳)

اللہ تعالیٰ نے اور بھی بہت سی فضیلتیں ایک مومن بندے کو دی ہیں جیسا کہ وہ ان کو عذاب سے بچاتا ہے، ان کے لئے طرح طرح کے انعامات

ہیں،ان کے لئے آخرت میں جنت ہوگی،انکواپنی رحمت سے نوازتا ہے،ان کو پناہ دیتا ہے،ان کو عمدہ واعلیٰ رزق مہیا کرتا ہے،ان کو ان کے دشمنوں پر غلبہ دیتا ہے،ہمیشہ ان کو کامیاب و کامران کرتا ہے،ان کے ساتھ احسان کا سلوک کرتا ہے،ان کو درجات میں بڑھاتا ہے،ان کی ستاری کرتا ہے،ان کی دعاوں کو قبول فرماتا ہے۔دشمن اس کو تباہ کرنے کی تدابیر کر رہے ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے،اس قسم کی بہت سی فضیلتوں کا ذکر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے چونکہ قرآن کریم میں بیان کئے گے واقعات صرف قصے ہی نہیں ہیں بلکہ وہ تو پیشگوئیاں ہیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:

جس قدر قرآن شریف میں قصے ہیں وہ بھی در حقیقت قصے نہیں بلکہ وہ پیشگوئیاں ہیں جو قصوں کے رنگ میں لکھی گئی ہیں۔ہاں وہ توریت میں توضرور صرف قصے پائے جاتے ہیں مگر قرآن شریف نے ہر ایک قصہ کو رسول کریمؐ کے لئے اور اسلام کے لئے ایک پیشگوئی قرار دے دیا ہے اور یہ قصوں کی پیشگوئیاں بھی کمال صفائی سے پوری ہوئی ہیں۔غرض قرآن شریف معارف وحقائق کا ایک دریا ہے اور پیشگوئیوں کا ایک سمندر ہے۔

(خطبہ جمعہ ۱۰ فروری ۲۰۲۳)

پس ہر ایک احمدی کو حقیقی معنوں میں مومن بننے کی پوری کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ ان فضیلتوں کا حقیقی وارث بن سکے۔آمین

***

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

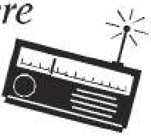

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

NAVNEET
JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S
SATISFACTION IS
OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah"
rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING

Cell : 9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

گوشۂ ادب

خدا کی برکتوں سے جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں
چلو پھر قادیاں چل کر زیارت کر کے آتے ہیں

خدا کے پاک پیغمبرؐ کا مسکن ہے یہ مدفن ہے
چلو اس نور کی بستی سے دل روشن کراتے ہیں

جہاں میں چارسوں پھیلی صدائیں نفرتوں کی ہیں
وہاں کچھ پل محبت کے سریلے گیت گاتے ہیں

بہشتی مقبرہ ،مسجد مبارک ہو کہ اقصیٰ ہو
شعائر سب خدا کے ہیں دعائیں کر کے آتے ہیں

فضائیں اس کی انفاس مسیح سے سب معطّر ہیں
مہکتے گلشنِ مہدی میں جا کے حظّ اُٹھاتے ہیں

یہ وہ بستی ہے جس کے سب نظارے معرفت افزا
چلو اس مَزرَع عرفاں سے کچھ ہم بھی کماتے ہیں

جو بھی اکناف عالم سے کوئی احباب آئیں گے
تعاطف سے اخوّت سے بھری محفل سجاتے ہیں

مسیحؑ پاک نے جاری کیا جو جلسہ سالانہ
خدا کے سب دئے وعدوں سے حصہ ہم بھی پاتے ہیں

سنیں گے ہم خطاب و خطبہ جو ہیں روح پرورسب
ہم اپنی روح کو یہ سب غذائیں پھر کھلاتے ہیں

حفاظت میں ملائک جس پہ مامور و مسخّر ہیں
چلو اس منزل تسکیں،اماں کے گھر ہوآتے ہیں

عیاں سب پر مقامِ مہدئ موعودہے بے شک
سلامِ مصطفیٰؐ ازخود اُنہیں پہنچاکے آتے ہیں

یہی ہے عصر حاضر میں حصار عافیت سب کا
چلو نایکؔ بلا تفریق ہم سب کو بلاتے ہیں

(سلیق احمد نایک قادیان)

سائنس کی دنیا

شارک مچھلیوں میں کوکین کہاں سے آئی

سائنسدان یہ سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ برازیل کے ساحل سے ملنے والی شارک مچھلیوں میں کوکین کہاں سے آئی۔

اوسوالڈو کروز فاؤنڈیشن کے سمندری حیاتیات کے ماہرین نے ریوڈی جنیرو کے ساحل پر 13 شارکس (جنھیں برازیلین شارپ نوز شارک کے نام سے جانا جاتا ہے) کو جب ٹیسٹ کیا تو ان کے پٹھوں اور جگر میں منشیات کی خاصی مقدار ملی۔

یہ پہلی تحقیق ہے جس سے شارکس میں کوکین کا پتا چلا ہے۔ ان مچھلیوں میں ملنے والی کوکین کی مقدار دیگر سمندری جانوروں کے مقابلے میں تقریباً 100 گنا زیادہ ہے۔

شارکس کے جسموں میں منشیات کیسے پہنچیں اس حوالے سے کئی نظریات موجود ہیں۔

کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ کوکین منشیات کی تیاری کے لیے استعمال ہونے والی غیر قانونی لیبارٹریوں یا منشیات استعمال کرنے والوں کے پاخانے اور پیشاب کے ذریعے سمندری پانی تک پہنچ رہی ہے۔

اس حوالے سے کی گئی تحقیق کے مصنفین میں سے ایک ماہر حیاتیات اور اوسوالڈو کروز انسٹیٹیوٹ کی لیبارٹری میں محقق ریچل ڈیوس کا کہنا ہے کہ ’ہمارا مقالہ یہ بتاتا ہے کہ اوپر بتائے گئے دونوں مفروضے شارک میں ملنے والی کوکین کی بنیادی وجہ ہوسکتی ہیں: پہلا انسانوں کے پاخانے اور پیشاب کے ذریعے یہ منشیات مچھلیوں تک پہنچیں اور دوسرا منشیات تیار کرنے والی لیباریٹریوں کے ذریعے۔‘

(بی بی سی برازیل 30 جولائی 2024)

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 51)

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: کینیڈا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ غیر مسلموں کے سامنے ہم جنس پرستی کو کیسے غلط ثابت کیا جائے۔ نیز یہ کہ خدا تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے ہم کہتے ہیں کہ کائنات کا بنانے والا کوئی تو ہو گا کیونکہ کوئی چیز خود سے نہیں بن سکتی۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو کس نے بنایا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 24/ دسمبر 2021ء میں ان سوالات کے درج ذیل جواب عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو کسی مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ اسی لیے فرمایا رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ (آل عمران:192) یعنی اے ہمارے رب! تونے کسی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔

پس شادی کے بعد مرد اور عورت کے باہمی تعلقات کا بھی ایک مقصد ہے، جو عفت و پاکدامنی، حفظان صحت، بقائے نسل انسانی اور حصول مودت وسکینت ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں جسمانی اعضاء بھی ایک خاص مقصد کے لیے عطا فرمائے ہیں۔ کھانا کھانے کے لیے منہ بنایا ہے اب اگر کوئی اس منہ کے ذریعہ گند بلا اور ریت مٹی کھانے لگ جائے تو اسے عقلمند تو نہیں کہا جا سکتا۔

ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ ہوائی جہاز وغیرہ اڑانے کے لیے ایوی ایشن کے اصول وضوابط بنے ہوئے ہیں اور گاڑی چلانے کے لیے ٹریفک کے قوانین موجود ہیں۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص سوچے سمجھے بغیر اور کسی قانون کی پابندی کیے بغیر جہاز اڑانے کی کوشش کرے یا اسے سڑکوں پر دوڑانا شروع کر دے۔ اسی طرح کوئی ٹریفک کے قوانین کی پابندی کیے بغیر گاڑی سڑک پر لے آئے۔ پھر دنیا کے سب ممالک نے اپنے اپنے ملکوں میں آنے جانے کے لیے Immigration کے قوانین بنائے ہوئے ہیں۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص ان قوانین کی پابندی کیے بغیر کسی بھی ملک میں داخل ہو جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کو زندگی گزارنے کے لیے کچھ قوانین اور اصول وضوابط کا پابند بنایا ہے۔ اگر انسان ان قوانین کو توڑے گا تو وہ یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو گا۔

ہم جنس پرستی چونکہ قانون قدرت کی خلاف ورزی ہے، اس لیے پھر اس کے نتیجہ میں برائیاں اور بیماریاں پھیلتی ہیں اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ ہم جنس پرست لوگ ایڈز وغیرہ کی بیماری کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جانور بھی اپنی بقائے نسل کے لیے اپنے جوڑے کے ساتھ ہی جنسی تعلقات استوار کرتے ہیں۔ اس کے مقابل پر انسان جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کہہ کر ساری دنیا کی مخلوق پر ایک فضیلت عطا فرمائی ہے اگر وہ کسی ایسے طریق پر اپنے جنسی جذبات کا اظہار کرے جس کا کوئی مقصد نہ ہو اور جو فعل اس کی بقائے نسل کا

بھی موجب نہ ہو تو پھر وہ اشرف المخلوقات تو کیا ایک عام انسان بلکہ جانوروں سے بھی نچلے درجہ پر چلا جاتا ہے۔

انسان اگر عقل سے کام لے تو اسے سمجھ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ نے جنسی اعضاء بھی خاص مقصد کے لیے بنائے ہیں۔ لیکن ہم جنس پرستی کے شکار لوگ صرف شہوت کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں۔ پھر ایک طرف وہ اس برائی میں مبتلا ہیں اور دوسری طرف ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد بھی ہو، جس کے لیے پھر وہ دوسروں کے بچوں کو Adopt کرتے ہیں۔

اصل میں تو یہ سب دجالی چالیں ہیں جن کے ذریعہ دجال انسان کو اس کی پیدائش کے اصل مقصد سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ ان شیطانی کاموں سے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت انسان کو خدا اور مذہب سے دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ کسی طریقہ سے انسان کا خدا تعالیٰ پر اعتماد ختم ہو جائے۔ ہم جنس پرستی نہ کوئی جسمانی بیماری ہے اور نہ ہی یہ پیدائشی طور پر کسی انسان میں ودیعت کی گئی ہے۔ اس برائی کے شکار لوگوں میں سے اکثر کو بچپن میں غلط قسم کی فلمیں وغیرہ دیکھ کر یہ گندی عادت پڑ جاتی ہے اور کچھ معاشرہ بھی انہیں خراب کر رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب سکولوں میں ایسے مضامین پڑھائے جاتے ہیں تو اس سے بچوں اور نوجوانوں میں زیادہ frustration پیدا ہوتی ہے اور بعض بچے اور نوجوان اس برائی میں پڑ جاتے ہیں۔

ہم ایسے لوگوں کو بُرا نہیں سمجھتے لیکن یہ فعل جس کو اللہ تعالیٰ نے بُرا کہا ہے وہ بہرحال بُرا ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو سزا بھی دی۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے کئی ہزار سال پہلے ایک قوم کو اس برائی کی وجہ سے سزا دی ہو لیکن آجکل لوگ وہی برائی کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو سزا نہ دے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے مختلف طریقے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس معاملہ میں سزا بھی دی تھی۔ اب بھی اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کرے گا کہ ایسے لوگوں کا کیا کرنا ہے۔ لیکن ہماری ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو ان بُرے کاموں میں پڑنے سے بچائیں کیونکہ ہم مذہبی لحاظ سے اس چیز کو بُرا سمجھتے ہیں۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر چیز کو کسی نہ کسی ذات یا ہستی نے بنایا ہے اور سائنس بھی اس بات کو مانتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز خود بخود نہیں ہے۔ اس اصول کو دیکھ لیا جائے تو بات سمجھ آ جائے گی۔ پس اس طرح اوپر چلتے چلتے کہ اس کو کس نے بنایا اور اس کو کس نے بنایا جہاں جا کر بات رُکے گی وہی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ سائنس اسے نیچر کہتی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق اس ہستی کو خدا تعالیٰ کی ذات مانتے ہیں۔

باقی خدا تعالیٰ کی لامحدود ہستی انسانی محدود علم سے بہت بالا اور برتر ہے اس کے متعلق ہمارا ایمان وہی ہے جو قرآن کریم نے ہمیں عطا فرمایا ہے کہ قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ۔ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ (سورۃ الاخلاص) یعنی تو کہہ دے کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں (اور وہ کسی کا محتاج نہیں)۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے۔ اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجت مند ہیں۔ ذرہ ذرہ اس سے زندگی پاتا ہے۔ وہ کل چیزوں کے لیے مبداء فیض ہے اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 417) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے۔ نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی انادی اور اکال ہے نہ کسی چیز کی صفات اس کی صفات کی مانند ہیں۔ انسان کا علم کسی معلم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر اس کا علم کسی معلم کا محتاج نہیں اور باایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے اور محدود ہے مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں۔ اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ

کسی وقت کی محتاج اور غیر محدود ہے کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 154، 155)

سوال: نارووال پاکستان سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ کیا نماز جنازہ نماز ہے یا اسے ایسے ہی نماز کا نام دے دیا گیا ہے کیونکہ اس کے لیے مکروہ اوقات کا خیال نہیں رکھا جاتا؟ نیز کیا ایک مسجد میں دو جمعے ہو سکتے ہیں؟ ربوہ میں ڈیوٹی والے اسی مسجد میں علیحدہ خطبہ دے کر الگ جمعہ پڑھتے ہیں، جبکہ فقہ احمدیہ میں اس کی نفی کی گئی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 07/ جنوری 2022ء میں ان سوالات کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: نماز جنازہ بھی ایک طرح کی نماز ہی ہے لیکن چونکہ اس میں نماز جنازہ ادا کرنے والوں کے سامنے مرنے والے کی نعش موجود ہوتی ہے اس لیے اس میں رکوع وسجود نہیں رکھے گئے تا کہ کسی بھی قسم کے شرک کا احتمال پیدا نہ ہو۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں جہاں مختلف نمازوں کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں، وہاں نماز جنازہ کی بھی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: ان نمازوں کے علاوہ ایک ضروری نماز جنازہ کی نماز ہے۔ یہ فرض کفایہ ہے... جنازہ کی نماز میں دوسری نمازوں کے برخلاف رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے سب حصے کھڑے کھڑے ادا کیے جاتے ہیں... اس نماز کے چار حصے ہوتے ہیں۔ امام قبلہ رو کھڑا ہو کر بلند آواز سے سینہ پر ہاتھ باندھ کر تکبیر کہہ کر اس نماز کو شروع کرتا ہے۔ اس نماز سے پہلے اقامت نہیں کہی جاتی۔ (تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 115)

نماز جنازہ کے لیے کوئی مکروہ اوقات نہیں ہیں۔ فقہاء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد جس طرح نفلی نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے، نماز جنازہ کی ادائیگی کے لیے ایسی کوئی ممانعت نہیں۔ البتہ جب سورج طلوع ہو رہا ہو یا سورج عین سر پر ہو یا سورج غروب ہو رہا ہو تو ان تین اوقات میں حنفی، مالکی، اور حنبلی فقہاء کے نزدیک بغیر کسی مجبوری یا عذر کے نماز جنازہ ادا کرنا پسندیدہ نہیں۔ جبکہ شافعیہ کے نزدیک کسی وقت میں بھی نماز جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔

باقی جہاں تک ایک مسجد میں دو جمعوں کی ادائیگی کا سوال ہے تو اگر مجبوری ہو تو جس طرح نماز باجماعت دوبارہ ہو سکتی ہے جیسا کہ حدیث نبویہ ﷺ سے ثابت ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الصلوٰۃ بَاب مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حسب ضرورت دوسری جماعت کو جائز قرار دیا ہے۔ (اخبار بدر قادیان جلد 6، نمبر 1، مورخہ 10/ جنوری 1907ء صفحہ 18) اسی طرح جمعہ بھی دوبارہ ہو سکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

البتہ اس کے لیے یہ احتیاط کر لینی چاہیے کہ جس جگہ پہلے نماز جمعہ ادا کی گئی ہو وہاں دوبارہ جمعہ نہ پڑھا جائے بلکہ مسجد کے کسی اور حصہ میں ڈیوٹی والے خدام اپنے نئے خطبہ کے ساتھ الگ جمعہ پڑھ لیں۔ چنانچہ اس کی مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں ہمیں ملتی ہے۔ الفضل قادیان میں مدینۃ المسیح کے عنوان کے نیچے لکھا ہے: جمعہ کے دن زن و مرد مسجد اقصیٰ میں چلے جاتے۔ جس سے بعض شریروں کو شرارت کرنے کا موقعہ مل گیا اور ایک دو صاحبوں کا مالی نقصان ہو گیا۔ اس لیے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی تجویز کو حضرت مولوی صاحب (خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ناقل) نے منظور فرما لیا۔ وہ یہ کہ تا حصول اطمینان طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۱۲ بجے سے بعد نماز جمعہ ہو جانے تک پہرہ دے اور پھر یہ فدائی مسجد مبارک میں جمعہ پڑھ لیں۔ چنانچہ اس جمعہ اس تجویز کے مطابق لاہور کے مخلص و پرجوش نوجوان بابو وزیر محمدؓ صاحب اور چند افغانستانی احباب اور منشی اکبر شاہ خان صاحب نے اپنے بیس تیس لڑکوں کے ساتھ پہرہ دیا اور جب لوگ مسجد اقصیٰ سے واپس پھرے تو حسب ارشاد امیرؓ (المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ناقل) خان صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ (الفضل قادیان دار الامان جلد 1، نمبر 4، مورخہ 9/ جولائی 1913ء صفحہ 1)

پس ایک جمعہ ہونے کے بعد دوسرا جمعہ بھی ہو سکتا ہے لیکن جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہے کہ ایسا صرف حسبِ ضرورت اور

مجبوری ہو سکتا ہے۔ نیز اس کے لیے مقامی انتظامیہ کی اجازت بھی ضروری ہے اور تیسری بات یہ کہ جس مسجد میں جمعہ ہو چکا ہو وہاں دوبارہ جمعہ نہ پڑھا جائے بلکہ کسی اور جگہ پر پڑھا جائے، لیکن اگر دوسری جگہ کا انتظام ممکن نہ ہو تو اسی مسجد میں محراب سے پیچھے صحن میں یا مسجد کی کسی ایک طرف دوسرا جمعہ پڑھ لیا جائے۔

سوال: لندن سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ جب بسم اللہ سورۃ الفاتحہ کا حصہ ہے تو ہم نماز میں الحمد للہ سے قراءت کیوں شروع کرتے ہیں، بسم اللہ سے کیوں نہیں شروع کرتے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 07/ جنوری 2022ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: احادیث میں یہ بات بڑی وضاحت سے موجود ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باقاعدہ ایک آیت ہے اور قرآن کریم کی ہر اس سورت کا حصہ ہے جس کے شروع میں یہ نازل ہوئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں اس مضمون کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

باقی جہاں تک نماز میں سورۃ الفاتحہ یا کسی دوسری سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی بات ہے تو نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ یا کسی بھی دوسری سورت سے پہلے ہم بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اسے اونچی آواز سے نہیں پڑھا جاتا بلکہ آہستہ آواز سے پڑھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ احادیث کی مستند کتب سے ایسا ہی ثابت ہے کہ حضور ﷺ نمازوں میں بسم اللہ کو سورۃ الفاتحہ اور دوسری سورتوں سے پہلے آہستہ آواز میں ہی پڑھتے تھے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ جب بھی نماز شروع کرتے تو الحمد للّٰہ رب العالمین سے شروع کرتے۔

(بخاری کتاب الاذان باب الاذان مایقول بعد التکبیر)

اسی طرح ایک اور روایت میں حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ میں نے کبھی بھی ان سے بلند آواز سے (سورت سے پہلے) بسم اللہ نہیں سنی۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح باب ترک الجہر بسم اللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی طریق تھا کہ بسم اللہ جہراً نہیں پڑھتے تھے۔ خلفائے احمدیت نے بھی اسی طریق کو جاری فرمایا اور بسم اللہ جہراً نہیں پڑھی۔ جماعتی یکجہتی کا تقاضا یہی ہے کہ نماز باجماعت میں امام الصلوٰۃ وہی طریق اختیار کرے جو آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے ثابت ہے۔

ہاں یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی نماز میں بسم اللہ جہراً پڑھے تو ہم اسے غلط نہیں سمجھتے کیونکہ بعض احادیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے اسے جہراً بھی پڑھا ہے۔ اسی لیے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بسم اللہ جہراً اور آہستہ پڑھنا ہر دو طرح جائز ہے۔ ہمارے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب (اللّٰھم اغفرہ وارحمہ) جوشیلی طبیعت رکھتے تھے۔ بسم اللہ جہراً پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مرزا صاحبؑ جہراً نہ پڑھتے تھے۔ ایسا ہی میں بھی آہستہ پڑھتا ہوں۔ صحابہ میں ہر دو قسم کے گروہ ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی طرح کوئی پڑھے اس پر جھگڑا نہ کرو۔ ایسا ہی آمین کا معاملہ ہے ہر دو طرح جائز ہے۔ بعض جگہ یہود اور عیسائیوں کو مسلمانوں کا آمین پڑھنا بُرا لگتا تھا تو صحابہ خوب اونچی پڑھتے تھے۔ مجھے ہر دو طرح مزہ آتا ہے، کوئی اونچا پڑھے یا آہستہ پڑھے۔

(بدر نمبر 32 جلد 11، 23/ مئی 1912ء صفحہ 3)

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ ایک عمر گزار کر احمدی ہوئے تھے اور احمدیت سے قبل وہ بسم اللہ جہراً ہی پڑھا کرتے تھے اور چونکہ یہ طریق بھی آنحضور ﷺ سے ثابت ہے اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں اس سے منع نہیں فرمایا۔ لیکن جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد سے نیز بہت سے اور کبار صحابہ جن میں حضرت میاں عبد اللہ صاحب سنوریؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت قاضی محمد یوسف صاحب پشاوریؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ شامل ہیں، ان کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا عمل وہی تھا جسے آپ

کے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اکثر اختیار فرمایا۔
پس اب ہمیں اس معاملہ میں بھی یکجہتی قائم رکھنے کے لیے اسی طریق کو اختیار کرنا چاہیے جسے آنحضور ﷺ نے کثرت سے اختیار فرمایا اور جس طریق پر اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں قائم ہونے والی خلافت حقہ اسلامیہ کی مسند پر متمکن ہونے والے خلفاء نے نیز اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں تجدید دین کے لیے مبعوث ہونے والے حضور ﷺ کے روحانی فرزند اور غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت حقہ اسلامیہ کے ہر مظہر نے اپنے اپنے وقت میں عمل کیا۔ (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 25 مارچ 2023ء)

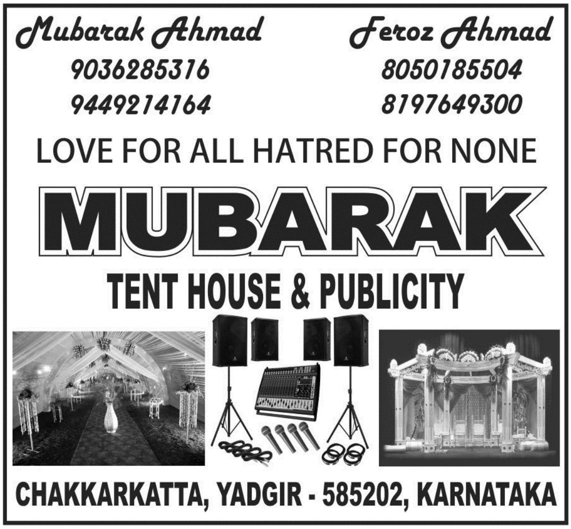

Dementia

Dementia is a term for several diseases that affect memory, thinking, and the ability to perform daily activities.

The illness gets worse over time. It mainly affects older people but not all people will get it as they age.

Things that increase the risk of developing dementia include:

- age (more common in those 65 or older)
- high blood pressure (hypertension)
- high blood sugar (diabetes)
- being overweight or obese
- smoking
- drinking too much alcohol
- being physically inactive
- being socially isolated
- depression.

(https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/dementia)

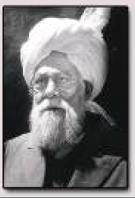

فتاویٰ مصلح موعودؓ

برتھ کنٹرول

میرے نزدیک خشیت املاق کی وجہ سے تو برتھ کنٹرول ناجائز ہے لیکن بچہ یا عورت کی صحت کے خطرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جائز ہے۔یعنی اگر بچہ کے متعلق خطرہ ہو کہ دماغی یا جسمانی لحاظ سے ناکارہ پیدا ہوگا یا عورت کی صحت اس قدر کمزور ہو کہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے اس کی جان کا خطرہ ہو تو برتھ کنٹرول کا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے مگر عام طور پر برتھ کنٹرول کے حامی سب سے بڑی وجہ خشیت املاق ہی پیش کرتے ہیں۔

(الفضل ۶ جون ۱۹۳۳ء- جلد ۲۰ نمبر ۱۴۵ صفحہ ۷)

لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ خَشۡیَۃَ اِمۡلَاقٍ (بنی اسرائیل)

اولاد کی پیدائش کو صرف اس خطرہ سے روکنا منع ہے کہ اگر اولاد زیادہ ہو جائے گی تو پھر کھائے گی کہاں سے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اولاد کی پیدائش بند کرنا قتل اولاد کے حکم میں ہے اور قتل اولاد ہر حال میں منع ہے اور برا ہے۔ تو معنی یہ ہوئے کہ املاق کی وجہ سے قتل اولاد یعنی اس کی پیدائش روکنا منع ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں جائز بھی ہو سکتی ہے مثلاً عورت بیمار ہو۔ اس وقت جائز ہوگا کہ اولاد پیدا کرنا بند کر دے۔ کیونکہ جس چیز کی وجہ سے قتل اولاد کو روکا گیا ہے وہ غیر محسوس ہے۔ ایسی وجہ کی بناء پر اولاد کی پیدائش کو روکنا جائز ہے۔ لیکن کسی محسوس اور مشاہد نقصان کی وجہ سے اولاد کی پیدائش کو روکنا منع نہیں۔ علاوہ پیدائش میں روک ڈالنے کے جو بچہ بن چکا ہو بعض حالات میں اس کا مارنا بھی جائز ہوتا ہے۔ مثلاً کسی حاملہ عورت کے متعلق زچگی کے وقت یہ شبہ ہو کہ اگر بچہ کو طبعی طور پر پیدا ہونے دیا گیا تو والدہ فوت ہو جائے گی۔ اس صورت میں بچہ کو ضائع کر دینا جائز ہے کیونکہ بچہ کے متعلق نہیں کہہ سکتے کہ وہ مردہ پیدا ہوگا یا زندہ۔ یا زندہ رہے گا یا نہیں۔ مگر ماں سوسائٹی کا ایک مفید وجود ہے اس لئے وہمی نقصان سے حقیقی نقصان کو زیادہ اہمیت دی جائے گی اور بچہ کو تلف کر دیا جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم۔سورہ بنی اسرائیل۔صفحہ ۳۲۷)

❊ ❊ ❊

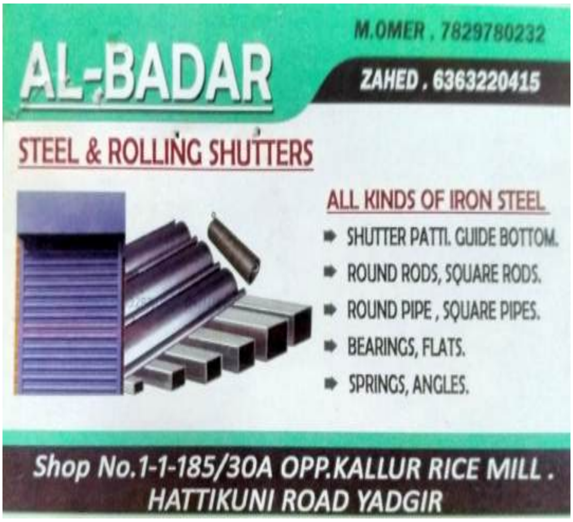

DIARY DOSE

بات چل رہی ہے کلاسوں کی تو کلاسوں کی ایک اور قسم بھی ہے۔ یہ وہ ملاقاتیں ہیں جن میں مختلف علوم میں ریسرچ کرنے والے طلبا و طالبات حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی اپنی تحقیق پیش کرتے ہیں۔ اب یہ کلاسیں بھی حضور انور کے دورہ جات کے شیڈول کا ایک حصہ بن چکی ہیں۔ دنیا بھر میں پھیلی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے محققین حضور کے سامنے اپنی تحقیق پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

ان ملاقاتوں کا بھی عجیب حال ہے۔ جب یہ سارے پروگرام حضور کے دورہ کے اختتام پر خاکسار کے پاس آتے ہیں تو مجھے سب سے زیادہ دلچسپی انہی ملاقاتوں میں ہوتی ہے۔ یہ میرے لئے ایک بے انتہا دلچسپ اور ایمان افروز ملاقات ہوتی ہے۔ کوئی شہد پر تحقیق کر رہا ہے، کوئی stem cell کی دنیا کے سربستہ راز دریافت کرنے نکلا ہوا ہے، کوئی آرکیالوجی کے ذریعہ زمین کے خزانے اگلنے کی پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ رہا ہے، کوئی کینسر کے موذی مرض کے علاج کی تحقیق میں کسی انتہا کی طرف جا نکلا ہے، کوئی الزائمرز کی جانگسل بیماری سے دنیا کو نجات دلانے کی دھن میں ہے۔ سب ریسرچ کی اعلیٰ ڈگریاں لینے کے لئے ایم ایس سی، ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی وغیرہ کی سطح پر تحقیق کر رہے ہیں۔ حضور بڑی دلچسپی سے ان کی باتیں سنتے بھی جاتے ہیں، ان سے سوالات بھی پوچھتے جاتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ انہیں بہت سی باتیں سمجھاتے بھی جاتے ہیں۔ مگر حضور کی گفتگو کا عالم یہ ہوتا ہے کہ گویا حضور ان تمام علوم پر دسترس رکھتے ہیں۔ حضور انہیں ایسی بھی باتیں بعض اوقات بتاتے ہیں جس پر وہ کہتے ہیں کہ ابھی اس گوشے تک رسائی نہیں۔ یا یہ کہ معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ گوشہ بھی ہے اور ہنوز تشنۂ تحقیق ہے۔

ایک ملاقات میں میں نے اپنی حیرت کا اظہار کر ہی دیا۔ مگر سکون اور شانتی کے اس سمندر کے چہرے پر صرف اس خوشگوار مسکراہٹ کو پایا جو ہم سب کے دلوں کو زندگی بخشتی ہے۔ فرمایا ”انہی کی باتوں کو سُن کر کچھ ذہن میں آجاتا ہے تو بتا دیتا ہوں۔ یا پوچھ لیتا ہوں۔ میں نے کون سا یہ سارے مضمون پڑھ رکھے ہیں۔ تھوڑا بہت ہی پتہ ہوتا، اکثر وہی تھوڑا بہت بتا دیتا ہوں یا پوچھ لیتا ہوں“۔

میں نے خاموشی سے یہ بات سُن تو لی مگر ذہن میں سوال جوں کا توں کھڑا تھا۔ پھر بات یوں سمجھ آئی کہ جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے بچوں کی ایک معصوم بحث سن کر تربیت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ”میاں نہ علم اچھا نہ دولت اچھی۔ اللہ کا فضل اچھا“، تو حضرت مسیح موعودؑ کی عاجزانہ راہوں کی طرح خدا کو یہ بات بھی ایسی پسند آگئی کہ اس نے حضرت مسیح موعودؑ کی خلافت کی مسند پر بٹھانے کے لئے جسے بھی چنا، اسے ذہین وفطین ہونے اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کر دینے والے وعدہ سے تبرکاً وافر حصہ عطا فرمایا۔ اگر خلافت واقعی خدا کی قدرت کا اظہار ہے اور یقیناً ہے، تو پھر کیسے ممکن ہے کہ ربِّ کائنات کی قدرت اپنی جھلک ان کے ہر قول و عمل میں نہ دکھائے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

جب حضور نے خاکسار کو ازراہِ شفقت ایم ٹی اے کے پروگراموں کی ذمہ داری عطا فرمائی، تو ایک روز فرمایا کہ ”اپنے ساتھ ایک ٹیم تیار کرو“۔ حضور نے ”پرسیکیوشن“ پروگرام شروع کروایا، پھر اسے ”راہ ہدیٰ“ میں تبدیل فرما دیا۔ پھر بیکن آف ٹروتھ شروع کروایا۔ پھر ” تاریخی حقائق “ بھی حضور انور نے ہی شروع کروایا اور پھر ”فقہی مسائل“۔ یوں ایم ٹی اے کی سکرین پر ناظرین نے پروگراموں میں تدریجاً جو تنوع محسوس کیا، اس کا مختصر تذکرہ یہاں کئے دیتا ہوں، تفصیل آئندہ کے لئے اٹھا رکھتے ہیں (یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ ایم ٹی اے کے کسی بھی پروگرام میں جہاں خیر کا پہلو ہے، وہ حضور کی عنایت سے ہے۔ کوتاہیاں سب ہماری ہیں)۔ غرض، حضور پروگراموں کے پودے لگاتے رہے اور ان کی تعداد بڑھتی گئی۔ ٹیم بنانے کا ارشاد اسی پس منظر میں ہوا۔

تب تک جامعہ احمدیہ یوکے کو شروع ہوئے چار برس کا عرصہ ہو چکا تھا۔ سب سے بڑی کلاس درجہ ثالثہ میں پہنچ چکی تھی۔ حضور سے اجازت چاہی کہ طلبا جامعہ سے مدد لے لی جائے؟ تو حضور نے بڑی محبت سے یہ اجازت عنایت فرمائی۔ انصر بلال انور صاحب (حال مربی سلسلہ جرمنی)، مصور احمد شاہد صاحب (حال مربی سلسلہ فن لینڈ)، عبد القدوس عارف صاحب (حال مدرس جامعہ احمدیہ یوکے)، ایاز محمود خان صاحب (حال مربی سلسلہ وکالتِ تصنیف لندن)، جری اللہ خان صاحب (حال مربی سلسلہ جرمنی)، قاصد معین احمد صاحب (حال مربی سلسلہ شعبہ پروگرامنگ ایم ٹی اے)،

محمد انس احمد صاحب (حال مربی سلسلہ سپین)، صباح الظفر صاحب (حال مربی سلسلہ جاپان)، مدبر دین صاحب (مربی سلسلہ شعبہ پروگرامنگ ایم ٹی اے)، مستنصر قمر صاحب (حال مربی سلسلہ نیوزی لینڈ)، رضا احمد صاحب (حال مربی سلسلہ لندن ریجن)، ظافر محمود ملک (مربی سلسلہ ریویو آف ریلیجنز) وغیرہ رفتہ رفتہ اس ٹیم کا حصہ بنتے رہے۔ یہ سب اس وقت جامعہ کی مختلف کلاسوں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

اِدھر ایم ٹی اے کے پروگراموں میں حضور کی توجہ اور نگرانی سے وسعت پیدا ہو رہی تھی، اُدھر جامعہ احمدیہ یوکے کے طلبا ان کاموں کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور سنبھالنے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ اور یہ حضور کو معلوم تھا کہ کب کس پودے کی قلم کہاں سے نکال کر کہاں لگانی ہے۔ کب کہاں کی زرخیز مٹی، کس زمین پر بچھانی ہے تاکہ اور زمینیں بھی زرخیز ہوں۔ کون سے دریا سے نہر کدھر کو نکالنی ہے اور وہ کہاں کہاں سے گزر کر کن کن اراضی کو سیراب کرتی جائے گی۔ سو یہی طلبا جو حضور کی کلاسوں اور نشستوں اور ملاقاتوں سے فیض حاصل کرتے رہے، اب اس فیض کو عام کرنے لگے اور اللہ کے فضل سے جہاں جہاں ہیں، اسی فیض کو عام کرنے ہی کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔

یہ سطور لکھتے ہوئے بہت سے ننھے چہرے نظروں کے آگے گھوم رہے ہیں جو بہت چھوٹے ہوتے سے حضور کی کلاسوں میں حاضر ہو کر معصوم باتیں کرتے کرتے یوں پروان چڑھے کہ آج نہ صرف جماعت احمدیہ کی بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت کر رہے ہیں۔ سفیر الدین قمر (کیمرہ مین ایم ٹی اے)، توقیر مرزا (ایڈیٹر، ایم ٹی اے)، فائز احمد (آرکیٹیکٹ)، فاتح احمد (سول انجنیئر)، اظہار اشرف اور تصویر احمد (متعلم میڈسن)، دانش احمد اور نہ جانے کون کون سے چہرے ہیں جن کو بہت چھوٹے ہوتے ہوئے ان مجالس میں حضور سے فیض پاتے دیکھا اور پھر آج انہیں اس فیض کو عام کرتے ہوئے دیکھنے کی توفیق بھی مل رہی ہے۔

ان کلاسوں کا قریب سے مشاہدہ کرتے ہوئے چودہ برس کا عرصہ بیت گیا۔ کئی اسرار آج تک سمجھ نہیں آئے۔ پوچھنے کی مجال نہیں۔ حضور کی روزانہ کی ڈاک میں ہزاروں خطوط ہوتے ہیں۔ اچھے وقتوں میں وہ اضطراب کہ ابھی حضور کو خط لکھا جائے اگرچہ بہت خوش قسمت لوگوں کو میسر ہوجاتا ہے، مگر یہ اضطراب زیادہ تر پریشانی کے عالم میں انگڑائی لے کر اٹھتا ہے۔ سو حضور کی روزانہ کی ڈاک میں ذاتی مسائل مثلاً دادی اماں کا گر کر ہڈی تڑوا بیٹھنا، نانا ابو کو دمہ کا شدید دورہ، امتحانوں میں فیل ہوجانا، نوکری سے نکال دیا جانا، شوہر کے ظلم وستم، بیوی کا سخت نافرمان اور منہ پھٹ ہونا، کسی کے لاعلاج مرض پر ڈاکٹروں کا صاف جواب، ناہنجار اولاد کی بدتمیزی اور بے اعتنائی، غرض ہر طرح کے عجیب وغریب مسائل ہوتے ہیں۔ جماعت کی انتظامی ڈاک ہے تو اس میں کہیں مسجد بنتے بنتے اچانک حکومت کی طرف سے روک آ گئی ہے، کہیں مسجد کے لئے زمین خریدتے خریدتے مقامی لوگوں نے طوفانِ بدتمیزی برپا کر دیا ہے اور اب کام روکنا پڑا ہے، کہیں معصوم احمدیوں کو ناحق پولیس اٹھا کر لے گئی ہے اور انہیں فردِ جرم عائد کئے بغیر (یا بے بنیاد فردِ جرم عائد کر کے) قید وبند میں ڈال دیا ہے اور یہ بھی کہ کہیں حضور کی پیاری جماعت کے ایک پیارے معصوم فرد کو صرف اس پاداش میں بے دردی سے شہید کر دیا گیا ہے کہ وہ اس زمانہ کے امام کو مانتا تھا۔

اب یہ اور ایسے کتنے ہی مسائل ہیں جو حضور کو صبح وشام گھیرے رہتے ہیں۔ یہی مسائل سنتے پڑھتے حضور کلاس پر تشریف لے آتے ہیں مگر چہرۂ مبارک پر ایک نورانی مسکراہٹ کھل کھیل رہی ہوتی ہے۔ دیکھنے والوں کو لگتا ہے کہ اتنی طمانیت تو تبھی ہوسکتی ہے اگر حضور کی آج کے دن کی کُل مصروفیت صرف یہی ہو کہ اس کلاس کو رونق بخشنی ہے، پانچ نمازیں پڑھانی ہیں اور بس۔ مگر دنیا کو کیا معلوم کہ یہ ہستی اس وقت دنیا کی مظلوم ترین ہستی ہے۔ اس ہستی کی محبت میں مبتلا لوگوں نے اپنے سب دکھ درد اسی ہستی کی جھولی میں لاگرائے ہیں۔ قضا اور امور عامہ کی کارروائیوں میں الجھا ہوا انصاف بلکہ احسان مانگ رہا ہے، کوئی دعا کی درخواست کر رہا ہے، کوئی خلافِ تعلیمِ نظامِ سلسلہ کام کر کے اب اس پر معافی کا طلبگار ہے۔ کسی کی غلطی پر حضور اس سے ناخوش ہوئے ہیں تو وہ معافی کا خواستگار ہے۔ دوسری پارٹی کہتی ہے کہ اسے کبھی معاف نہ کیا جائے ورنہ عدل پامال ہوجائیگا۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت کے انتظامی مسائل بھی آپ ہی حل کر رہے ہیں۔ آخری منظوری کا کام اللہ نے آپ ہی کے سپرد کر دیا ہے۔ ہر فیصلہ کی ذمہ داری بھی خدا کے حضور خود ہی لینی ہے۔

(وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے قسط 6 حصہ پنجم)

(بشکریہ alislam.org)

ملکی رپورٹس

پانچواں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بنگلورو، صوبہ کرناٹک ۲۰۲۴

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بنگلورو کا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵ اور ۲۶ جولائی کو منگلورو میں احسن طریق پر منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں ۸۷ خدام، ۲۵ اطفال اور ۲۱ انصار نے شرکت کی۔ اجتماع کی تیاری منگلورو میں ضلع قائد کی نگرانی میں کی گئی۔ اجتماع کے دوران مختلف علمی اور ورزشی مقابلے منعقد کئے گئے۔ علمی مقابلہ جات میں مجلس جکور پہلی اور مجلس بنگلورو نے دوسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں مجلس منگلورو اول اور مجلس بنگلورو دوم رہی۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام واطفال کو انعامات سے بھی نوازا گیا۔

مکرم عطاء البصیر صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت برائے ساؤتھ بطور مرکزی نمائندہ ومہمان خصوصی شرکت فرمارہے۔

اجتماع میں مندرجہ ذیل دواہم نشستیں (سیمینار) بھی منعقد ہوئے۔

پہلا سیمینار ’’اطفال کے لیے ایمان اور خلافت‘‘ پر مشتمل تھا، جبکہ دوسرے سیمینار میں ’’خدام کے لیے عائلی زندگی اور اسلام میں شادی‘‘ کے موضوعات پر تبصرے اور سوال و جواب کا سیشن ہوا۔ اختتامی تقریب میں خدام واطفال کو انعامات تقسیم کیے گئے اور دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ۔

***

۲۴واں سالانہ صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کشمیر بمقام ناصر آباد کشمیر

الحمد للہ مورخہ ۵، ۶ اور ۷ جولائی ۲۰۲۴ بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کا ۲۴واں سالانہ صوبائی اجتماع بمقام ناصر آباد، کشمیر شایانِ شان طریق پر منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں تقریباً ۲۵ مجالس نے شرکت کی۔ محترم شمیم احمد غوری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اس اجتماع میں بنفس نفیس شرکت فرما ہوئے نیز مکرم نیاز احمد نایک صاحب مہتمم تربیت اور مکرم اسد فرحان صاحب مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی اس اجتماع میں شریک تھے۔ اگرچہ محکمہ موسمیات کی جانب سے موسم ناساز گار ہونے کی وجہ سے سیلاب کے امکانات بتائے جا رہے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسم خوشگوار رہا اور اجتماع بحسن وخوبی انجام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں تقریباً ۱۹۰۰ خدام، اطفال اور انصار نے شرکت کی، جبکہ مقامی انصار اور آس پاس کی جماعتوں کے انصار کو ملا کر کل حاضری ۲۳۰۰ رہی۔ صوبائی سطح پر یہ اجتماع ۱۵ سال کے وقفے کے بعد منعقد ہوا، اس سے قبل آخری صوبائی اجتماع ۲۰۰۸ میں ناصر آباد میں ہی منعقد ہوا تھا۔ تمام علمی و ورزشی تقریبات اللہ تعالیٰ کے فضل سے پایہ تکمیل کو پہنچے۔ اس اجتماع میں بالخصوص خدام اور اطفال کی تربیت کے لیے خصوصی نشستیں، کھیلوں کے مقابلے، اور کیریئر Counselling Sessions شامل تھے۔ اس کے علاوہ فری میڈیکل چیک اپ اور عصر حاضر کے مسائل پر بھی رہنمائی کی گئی۔ بہر حال اجتماع میں اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات اور افضال شامل حال رہیں۔ جس کی وجہ سے تمام کارروائی پوری شان اور حسن کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچی۔ الحمد للہ۔

***

Important announcement regarding Annual Ijtema of Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya and Atfal ul Ahmadiyya Bharat 2024

Dear Khuddam and Atfal,

This is to inform you that His Holiness, Hazrat Khalifatul Masih V(aba) has approved the dates for the Annual Ijtema of Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya India 2024. The ijtema will take place on October 25 ,26, and 27 which will be Friday, Saturday, and Sunday, respectively. Insha Allah.

All district and local Qaideen, as well as members of the Majlis Khuddam and Atfal, are requested to begin preparations for their participation in this significant event. Specifically, Khuddam and Atfal traveling from other states by train to Qadian are advised to book their train tickets as soon as possible to avoid any complications. Qaideen are encouraged to ensure maximum participation from their respective Majalis.

Mandatory Representation of Each Jamaat

Hadhrat Khalifatul Masih III, may Allah be pleased with him, has consistently stressed the importance of representation from each Majlis in the ijtemas of auxiliary organizations. He stated:

"It is essential that at least one representative from each jamaat attends these ijtemas so that they can report back on what they have observed, heard, and felt. They should also communicate the identified needs, proposed solutions, and our responsibility to address the needs of the time."(Mishal-e-Rah, Volume 2, Page 74)

Therefore, all district and local Qaideen are urged to ensure that their respective jamaats are represented at this year's annual ijtema. May Allah bless this ijtema abundantly and grant the opportunity for the maximum number of Khuddam and Atfal from all jamaats in India to participate. Ameen.

اعلان ولادت

مکرم ایڈوکیٹ تصدق حسین ریشی صاحب آف سرینگر تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ نازش نذیر صاحبہ کو ۱۸ جولائی ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بیٹے سے نوازا ہے۔نومولود کا نام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تصور احمد ریشی عطا فرمایا ہے۔قارئین مشکوٰۃ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔آمین۔

درگزر اور عفو کی عادت ڈالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو آسائش میں خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔... چھوٹی موٹی غلطیوں سے درگزر کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ معاشرے میں صلح جوئی کی بنیاد پڑے، صلح کی فضا پیدا ہو۔ عموماً جو عادی مجرم نہیں ہوتے وہ درگزر کے سلوک سے عام طور پر شرمندہ ہوجاتے ہیں اور اپنی اصلاح بھی کرتے ہیں اور معافی بھی مانگ لیتے ہیں۔

... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کی تو بے انتہا مثالیں ہیں کس کس کو بیان کیا جائے؟ ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ یہ اس تعلیم کا عملی نمونہ تھا جسے لے کر آپؐ آئے تھے۔ اس تعلیم کو آج پھر ہر احمدی نے اس معاشرے میں جاری کرنا ہے اپنے پہ لاگو کرنا ہے۔ کیونکہ زمانے کے امامؑ کے ساتھ ہم نے عہد کیا ہے کہ اس تعلیم کا عملی نمونہ بن کر دکھائیں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کی طرف جھکتے ہوئے اس طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ درگزر اور عفو کی عادت ڈالیں۔

(خطبہ جمعہ ۲۰ر فروری ۲۰۰۴ء)

MISHKAT ARCHIVES

1981 1982 1983

دوماہی مشکوٰۃ مارچ اپریل ۱۹۹۴ء

احاطہ دار المسیح میں مکان حضرت سیدہ اُمِ طاہر نور اللہ مرقدہا کی از سرِ نو تعمیر کے موقعہ پر قادیان کے خدّام نے ۲۰ روز مسلسل بجوش وخروش سے وقارِ عمل کیا۔ وقارِ عمل کا ایک فوٹو ؛

and others to pray. He had a deep love for the Holy Qur'an. He would recite the Arabic poem written by the Promised Messiah(as) in praise of the Holy Prophet(sa) with tears in his eyes. He was a devoted servant of the Community. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant him forgiveness and mercy, elevate his station and enable his children to carry on the legacy of his virtues.

(Summary by The Review of Religions)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

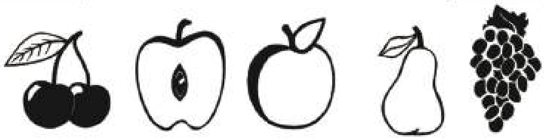

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241
MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire
Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672
C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

handcuffed the rioters attacked him with knives. He endured severe injuries but miraculously survived. He was also named in the same case which was lodged against the Third Caliph(rh). His Holiness(aba) prayed that may Allah grant him forgiveness and mercy, elevate his station and enable his children to carry on the legacy of his virtues.

Chaudhary Matiur Rahman

Chaudhary Matiur Rahman Naib Nazir Umoor-e-Amma. Ahmadiyyat was established in his family through his father who pledged allegiance in 1916. The deceased obtained his primary education from Qadian and then after the establishment of Pakistan he worked for the Ministry of Education. After retirement, he served the Community full-time for 25 years. He was regular in offering prayers, offering financial contributions and being kind to all those around him. He would always be the first to seek reconciliation. He worked in the offices with great dedication. He never let any office work remain pending. He always advised to remain loyal to the Community and Khilafat and to always remain obedient. He is survived by a daughter. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant the deceased forgiveness and mercy and elevate his station.

Manzoor Begum

Manzoor Begum who was the wife of Mahmud Ahmad Bhatti of Sarghoda. She was the daughter-in-law of a companion of the Promised Messiah(as). Her husband and son were both fortunate to be imprisoned in the way of Allah. Her brother was also martyred due to his faith. She is survived by three daughters and seven sons. One of her sons, Abid Mahmud Bhatti is the Principal of Jamia Ahmadiyya Tanzania and the Vice President of the Community in Tanzania. Due to being in the field of service, he was unable to attend his mother's funeral. She was regular in offering prayers, keeping fasts, and so long as it was allowed in Pakistan she would attend the mosque regularly. She raised her children very well and encouraged them to render services however they could. There was a time when clerics were burning Ahmadi homes and were also going to attack the mosque. She told her husband and sons to go and protect the mosque, she alone would protect their home. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant her forgiveness and mercy and enable her children to carry on the legacy of her virtues.

Master Sadat Ahmad Ashraf

Master Sadat Ahmad Ashraf son of Khushi Muhammad Sahib, who was a bodyguard of the Second Caliph(ra). He is survived by three sons and three daughters. One of his sons is Usman Taalay who is a missionary in Sierra Leone and could not attend his father's funeral due to being in the field of service. Maulana Ghulam Rasool Rajiki(ra) considered Sadat Ahmad Sahib's father to be his adopted son. Master Sadat Ahmad Ashraf had extraordinary obedience to Khilafat. He always enjoined his children

of the pioneer Ahmadis in his area. He was a farmer by profession. He had been staying on his farm when four terrorists entered his home and lit a torch. His son saw that terrorists had surrounded his father and so he ran. The terrorists pointed the gun under Bonja Mahmud's chin and fired it, and the bullet exited from his nose, resulting in his martyrdom on the spot. The terrorists left after the attack without harming any other family members.

Bonja Mahmud was very regular in offering prayers, offering financial contributions and participating in Community events. After he pledged allegiance in 2007 the month of Ramadan arrived; it was the rainy season and the fields needed to be prepared. Some others mocked him for accepting Islam, asking whether he would work in his fields or if he would keep fasts instead. He replied by saying that he would not leave his fasts, and would work as much as he could in the state of fasting, the rest would be taken care of by Allah Himself and He would surely provide for him. It so happened that thereafter the rain stopped during the month of Ramadan and so he was able to easily keep his fasts. The rain didn't start again until the day after Eid which is when he started working again. God made it such that He stopped the work of those who ridiculed him and allowed him time to be able to worship and fast during Ramadan. His Holiness(aba) prayed that may Allah the Almighty elevate the deceased's station and enable his children to carry on the legacy of his virtues. His Holiness(aba) prayed that may Allah the Almighty bring an end to terrorism in these places and establish peace and security. People say that these are instances of Muslims attacking each other, however all such things are backed by the major powers of the world which fan the flames of terrorism in such places for their own personal gain and then they come in trying to sympathise and make claims of trying to establish peace. All the while the Muslims don't realise what is actually happening. In Muslim countries, even some politicians have joined the terrorists.

Rashid Ahmad

Rashid Ahmad former Mu'awin Umoor-e-Amma. He was born in Qadian. Ahmadiyyat was established in his family through his father Noor Hussain who accepted Ahmadiyyat in 1924. The deceased served the Community for 65 years. He possessed many great qualities. He was very loyal, responsible and worked with great discretion. He was very punctual and would always offer his financial contributions on time. He kept good relations with his family, helped the poor, and had a strong relationship with Khilafat. He worked selflessly. He bravely combatted opposition. He was even once captured by the police during heightened opposition. As he was being transported on a bus, it was attacked by clerics. The police abandoned the bus and while Rashid Ahmad Sahib was

they became very fearful. Their actual intention was to somehow attack Madīnah unexpectedly, but now the tables had turned. They became immensely awe-stricken and the other tribes who had come out to join them in support became so fearful due to the power of God, that they immediately left their side and returned to their homes. However, as for the Banu Mustaliq, the Quraish had so deeply intoxicated them with enmity towards the Muslims that they still did not hold back from war, and remained fully bent upon fighting the Muslim army with full force.' (Life and Character of the Seal of Prophets (sa), Vol. 2, pp. 426-427)

His Holiness(aba) said that the Holy Prophet(sa) arranged the ranks and then ordered Hazrat Umar(ra) to announce in front of the opposing army that there is none worthy of worship except Allah and that it is through Him that people should seek the protection of their own lives and wealth. Then, there was an exchange of arrows after which the Holy Prophet(sa) instructed the Muslim army to attack and none of the disbelievers were able to escape.

How the Muslim World Can Learn From the Painful Incident During Muharram

His Holiness(aba) said that as we pass through the month of Muharram, he wishes to draw special attention towards prayers. This signifies a painful incident that took place in which cruelty and injustice reached their utmost limits. The Holy Prophet's (sa) grandsons and other members of his family were killed. However, rather than taking heed, Muslims continue perpetrating injustices even now. Incidents of terrorist attacks increase which results in the loss of life. Furthermore, sectarianism and the desire for personal gain have caused a great deal of strife among the Muslim world and there are increased instances of mutual cruelty. The Muslims do not seem to learn or have any fear of God. Furthermore, they do not take heed of the means that God has sent to bring an end to this disorder. They do not wish to pledge allegiance to the Promised Messiah(as) who is the only means of uniting the Muslim world and who can bring an end to the disorder established among Muslims. If only these people would understand. In any case, during these days, Ahmadis should have an increased focus towards sending salutations upon the Holy Prophet(sa) and to especially pray for the unity of the Muslim world. We should strive to improve our own conditions and establish a stronger bond with God. May Allah enable everyone to do so.

Funeral Prayers

His Holiness(aba) said that he would now make mention of a martyr and some other deceased members.

Bonja Mahmud

Bonja Mahmud who was from Togo. He was martyred on 21st June when terrorists entered his home and killed him. He is survived by two wives and 14 children. Bonja Mahmud was one

Hazrat Buraidah bin Hasib(ra) Gathers Information

His Holiness(aba) said that the Holy Prophet(sa) sent a Companion named Buraidah to find out more about what the Banu Mustaliq were doing. Upon arriving there, Buraidah(ra) found a deceitful people who had also gathered those in their surrounding areas. Hazrat Buraidah(ra) returned and informed the Holy Prophet(sa) about what he saw. The Holy Prophet(sa) gathered the Muslim forces after informing them about the movements of the Banu Mustaliq.

His Holiness(aba) said that the Muslim army comprised 700 Muslims who set out towards the Banu Mustaliq. The Muslims had 30 horses in total including 2 for the Holy Prophet(sa). It is recorded that many hypocrites also set out alongside the Holy Prophet(sa). They did so not for their zeal to participate in Jihad, rather they set out for greed of the spoils of war they would obtain.

His Holiness(aba) quoted Hazrat Mirza Bashir Ahmad(ra) who writes:

'When the Holy Prophet(sa) received news of this, as an act of precaution, the Holy Prophet(sa) dispatched a companion named Buraidah bin Hasib(ra) towards the Banu Mustaliq in order to gather intelligence, and urged him to return swiftly with insight into the state of affairs. When Buraidah(ra) arrived he found that in fact, a very large gathering was present and preparations were underway to attack Madinah with great vehemence and uproar. He returned at once and relayed his findings to the Holy Prophet(sa).

According to his custom, as a pre-emptive measure, the Holy Prophet(sa) urged his companions to set out towards the dwellings of Banu Mustaliq. A large number of companions prepared to go forth. In fact, a large group of hypocrites, who prior to this had never come along in such numbers also set out. The Holy Prophet(sa) left behind Abu Dharr Ghifari(ra) or in light of various narrations, Zaid bin Harithah(ra) as the Amir of Madinah, and set out in the name of Allah from Madinah in Sha'ban 5 A.H. There were only thirty horses in the army, albeit, camels were available in a somewhat greater number. The Muslims travelled on these horses and camels in turns. During the course of this journey, the Muslims happened to find a spy of the disbelievers, who was taken captive and presented to the Holy Prophet(sa). After questioning him, when the Holy Prophet(sa) was assured that he was actually a spy, the Holy Prophet(sa) attempted to probe him for information relevant to the disbelievers, but he refused. Furthermore, since his attitude was suspicious, according to the customary law of warfare, Hazrat 'Umar(ra) executed him.

After this, the Muslim army continued to advance. When the Banu Mustaliq found out about the imminent arrival of the Muslims, and received news that their spy had been killed,

Summary of the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalifa-tul-Masih V (May Allah be his Helper)on July 2024.

"The Expedition of Banu Mustaliq and Lessons to Learn From Muharram"

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that he would mention the Expedition of Banu Mustaliq, also known as the Expedition of Muraisi'.

His Holiness (aba) said that there are varying opinions among historians as to when this expedition took place. Some are of the opinion that it took place in Shaban 6 AH while others say that it took place in 5 AH. There is a narration in Sahih al-Bukhari which mentions that the expedition took place in 4 AH while the commentary of Bukhari says that this was written in error and was meant to say 5 AH. According to the research of Hazrat Mirza Bashir Ahmad(ra) this expedition took place in 5 AH.

His Holiness(aba) said that this expedition is known as the Expedition of Banu Mustaliq because it took place with the Mustaliq branch of the Khuza'ah tribe. This tribe dwelled by a well called Muraisi', which is also why this is known as the Expedition of Muraisi. This dwelling was located 116 miles from Madinah.

Brazenness of the Banu Mustaliq Tribe

His Holiness(aba) said that the Banu Mustaliq were allies of the Quraish. They had vowed to remain united with the Quraish and it was thus that the Banu Mustaliq fought alongside the Quraish during the Battle of Uhud. One of the reasons for this expedition was that the Banu Mustaliq had become very brazen in their opposition of Islam. Furthermore, the Banu Mustaliq had control over the main path which led from Makkah and thus they would pose a serious hindrance to Muslims. Third, the chief of the Banu Mustaliq, Harith bin Abu Darrar had incited and prepared his people and other Arabs to fight against the Holy Prophet(sa) and had started assembling an army.

His Holiness(aba) quoted Hazrat Mirza Bashir Ahmad (ra) who writes:

'The opposition of the Quraish began to take on a more dangerous form day by day and through their conspiracies, they had already incited many tribes against Islam and the Founder of Islam. However, now their animosity created a new threat, in that, those tribes of Hijaz who had thus far, held good relations with the Muslims, now began to stand up against them due to the seditious designs of the Quraish. In this respect, the Banu Mustaliq, a branch of the renowned Khuza'ah tribe took the lead, and began to mobilise in order to launch an attack against Madinah. Their chief, Harith bin Abi Darrar toured the other tribes of that region and brought various other tribes aboard as well.'

(The Life and Character of the Seal of Prophets (sa), Vol. 2, p. 426)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ جمشید پور

وقارعمل مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ چک ڈیسنڈشمیر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ تلنگانہ

بلڈ ڈونیشن کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد تلنگانہ

سالانہ صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ہریانہ

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-46/2021-23
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/Issue

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

PH: +91-1872-220139 FAX: 222139 E-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 7 August 2024 CE Issue 08

Published on 28th August 2023

قرآن شریف پر تدبّر کرو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

قرآن شریف پر تدبّر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانہ کے حسبِ حال ہو تو ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہر گز نہیں۔ یہ فخر قرآنِ مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۲، ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. Editor: Niyaz Ahmad Naik